70

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 6-نومبر 2012

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 28 اگست 2012 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں)

1. محترمہ نگہت ناصر شیخ: یہ ایوان صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ صوبہ میں ڈینگی سے بچاؤ، آگاہی، حفاظتی تدابیر اور ڈینگی سے متعلق تمام بنیادی معلومات کو پرائمری کی سطح سے نصاب کا حصہ بنایا جائے۔

2. محترمہ ثمینہ خاور حیات: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر جعلی پیروں، عاملوں اور جعلی ڈاکٹروں کے اشتہارات پر پابندی عائد کر دی جائے۔

3. محترمہ زوبیہ رباب ملک: اس ایوان کی رائے ہے کہ ضلع سرگودھا کے شہروں بھیرہ اور میانی میں واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کرنے کے اقدامات اٹھائے جائیں تاکہ یہاں کے شہریوں کو صاف پینے کا پانی مل سکے۔

4. چودھری ظہیر الدین خان: یہ ایوان جرمن عدالت کی توہین آمیز خاکے بنانے کی اجازت کی پُرزور مزمت کرتا ہے۔ یہ فیصلہ نہ صرف بین المذاہب ہم آہنگی کی عالمی کوششوں کو سبوتاژ کرے گا بلکہ مذہبی انتہاپسندی کو فروغ دینے کا موجب بھی ہوگا۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب، وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اس فیصلہ کو کالعدم قرار دلوانے کے لئے یو این او کی سطح پر فی الفور اقدامات کرے۔

71

(موجودہ قرار دادیں)

1. میاں محمد نوید انجم: یہ ایوان وفاقی حکومت اور تمام صوبائی حکومتوں سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ ان کے ماتحت کام کرنے والے تمام ڈی ایم جی اور پی سی ایس افسران کی Nationality کی تصدیق کروائی جائے اور جو افسران Dual Nationality رکھتے ہیں ان کو فوری طور پر ملازمت سے برخاست کیا جا

2. محترمہ فرح دیبا: اس ایوان کی رائے ہے کہ دنیا کی سب سے کم عمر مائیکرو سافٹ سرٹیفائیڈ پروفیشنل ارفع کریم رندھاوا کے نام سے فیصل آباد میں آئی ٹی یونیورسٹی قائم کی جائے۔

3. صاحبزادی نرگس ظفر: اس ایوان کی رائے ہے کہ الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر راولپنڈی اور لاہور میں قائم جرنلسٹ ہاؤسنگ سوسائٹی میں توسیعی منصوبہ بنایا جائے تاکہ نئے صحافیوں کو بھی بلاتفریق پلاٹ مل سکیں، نیز اس حوالہ سے ضروری اقدامات کئے جائیں۔

72

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا بیالیسواں اجلاس

منگل،6۔نومبر 2012

(یوم الثلاثۃ،20۔ذوالحجۃ1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 32 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ
وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ
شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝٦
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝٧
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن
يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ
لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ
يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٨

سورة التّحْريم آيات 6تا8

مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں(6) کافرو! آج بہانے مت بناؤ۔ جو عمل تم کیا کرتے ہو ان ہی کا تم کو بدلہ دیا جائے گا(7) مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغ ہائے بہشت میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا۔ اس دن پیغمبر کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہو گا۔ اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تُو ہر چیز پر قادر ہے(8)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ادھر بھی کوئی اَبرِ رحمت کا چھینٹا ادھر بھی نظر بے سہاروں کے والی
نگاہوں میں لگے تیری بخشش کا عالم کھڑے ہیں تیرے در پہ سوالی
ہمیں پھر عطا ہو جلالِ ابوذر ہمیں پھر عنایت ہو شان بلالی
دمکتے رہیں تیرے گنبد کے جلوے سلامت رہے تیرے روضے کی جالی
جہاں سے ملی تھی بوصیری کو چادر جہاں کیف ساماں تھی روح غزالی
وہاں لے کر آیا ہوں کلیوں کے گجرے وہاں لے کر پہنچا ہوں پھولوں کی ڈالی
بجا ہے کہ ہم تشنگانِ کرم کا عمل کی حقیقت سے دامن ہے خالی
مگر یہ شرف بھی کوئی کم نہیں ہے تیری ذات سے ایک نسبت ہے عالی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیمo

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پلیز پہلے مجھے بات کرنے دیں، میں آپ سے پہلے بھی کئی مرتبہ گزارش کر چکا ہوں کہ جب سپیکر بول رہا ہو تو آپ اس وقت بات کرنے سے اجتناب کیا کریں اور مداخلت نہ کیا کریں۔ مہربانی۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں پہلے وقفہ سوالات کا نام تو لوں کہ محکمہ کون سا ہے جس کے آپ نے آج جوابات لینے ہیں۔ میرے بھائی آپ میری بات تو سنتے نہیں ہیں اب میں کیا کروں؟

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جی، فرمائیں!

سوالات

(محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں آثار قدیمہ اور سیاحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت کے بارے میں سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں اپنی بات کروں۔

جناب سپیکر: آپ خود ہی دیکھ لیں، ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو گا بلکہ وقفہ سوالات میں پوائنٹ آف آرڈرز زیرو ہوتا ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب والا! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ وقفہ سوالات کے لئے روزانہ ایک گھنٹہ مختص ہوتا ہے لیکن اس وقفہ سوالات میں تین چار سال کے بعد جواب آتا ہے۔ ابھی کل ہی ایک سوال کے جواب میں لکھا تھا کہ 2009 میں وہاڑی کے مقام پر گیسٹرو کی بیماری سے کچھ لوگ مرے ہیں اور اب پانی میں دوائی ڈال دی گئی ہے۔ آج بھی پہلا سوال یہ ہے کہ 2008 میں شالامار باغ میں نچلے تختے کے فوارے خراب تھے اس وقت وہ ٹھیک کام کر رہے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ساڑھے چار سال بعد What is the utility of this question. آپ اس پر کچھ کہنا پسند

فرمائیں گے ؟دوسری میری گزارش یہ ہے کہ میں حکومت پنجاب سے یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ہر چوک پر beggars لوگوں کی گاڑیوں کے شیشے توڑ رہے ہیں یہ لوگ professionals ہیں کیا حکومت کو یہ لوگ نظر نہیں آتے ؟

جناب سپیکر: یہ بات آپ بعد میں کریں اس وقت سننے کی نہیں ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب والا! دو تین سال بعد ہمارے سوالوں کے یہاں جوابات آتے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ اب تو نہیں ہوا پہلے بھی اسی طرح سے ہوتا رہا ہے۔ پہلے آپ سوالات کی تعداد کا تو معلوم کریں کہ کتنے سوالات ہوتے ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب والا! آج کے سوالوں کے زیادہ جوابات یہ دیئے گئے ہیں کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جب ان سوالات کی باری آئے گی اس وقت آپ یہ بات پوچھیں پھر ان سے جواب لیا جائے گا۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب والا! زیادہ سوالات کے جوابات میں یہ لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب آپ اپنی مرضی کر لیں۔ ویسے وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر زیرو ہوتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب والا! میری مرضی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب عبدالرحمٰن صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب والا! سب سے پہلے میں یہ عرض کروں گا کہ ۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! پہلے میں کھڑا ہوا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بھی سنتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! آپ کی مرضی ہے[***********]

جناب سپیکر: نہیں یہاں سارے معزز ممبران ہیں اور میرے لئے سب قابل احترام ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب والا! یہ غیر پارلیمانی اور غیر سنجیدہ remarks ہیں ان کو قبول نہیں کرنا چاہئے بلکہ انہیں expunge کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: ان کے یہ remarks expunge کئے جاتے ہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر وقفہ سوالات سے متعلق ہی ہے کہ روزانہ کا ایک گھنٹہ وقفہ سوالات کے لئے مختص ہے۔ آج بھی اس سلسلے میں ستائیس سوالات پیش ہوئے ہیں ان میں سے سولہ سوالوں کے جواب ہی موصول نہیں ہوئے۔ میری یہ گزارش ہے کہ وقفہ سوالات شروع کرنے سے پہلے اس پر تھوڑی سی روشنی ڈال دیں کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے مجھے پوچھنے تو دیں اس کے بعد یہ بات کریں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب والا! میں اپنا نقطہ نظر تو بیان کر دوں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب والا! آپ مجھے بات تو مکمل کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب والا! میں نے ابھی اپنی بات پوری نہیں کی۔ میری عرض یہ ہے کہ ستائیس سوالوں میں سے سولہ سوالوں کے جواب نہ آنا، آج اس اسمبلی کو ساڑھے چار، پونے پانچ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ ماضی میں کتنے سوالوں کے جواب غلط آئے اور اس پر اسمبلی نے کیا action لیا اور کتنے محکموں نے کتنے سوالات کے جوابات نہیں دیئے، اس سارے عرصہ کے دوران کسی محکمہ کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے یا نہیں؟ یہی وجہ ہے کہ پارلیمنٹ کا اپنا اثر ورسوخ ختم ہو چکا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ محکموں نے آپ کو اب یہ جواب دینا شروع کر دیا ہے کہ ہمارے پاس اس کا جواب ہی نہیں ہے۔ شکریہ

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔اب شاہ صاحب کے ارشادات سنیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پہلے تو میجر عبدالرحمٰن صاحب نے بڑی وضاحت سے یہ بتایا کہ اتنے سوالوں کے جوابات نہیں آئے۔انتہائی افسوس کے ساتھ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ آج پھر متعلقہ سیکرٹری صاحب تشریف نہیں لائے اور آپ نے وقفہ سوالات بھی شروع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری موجود ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں محکمے کی بات کر رہا ہوں، ان کا موجود ہونا بھی ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، درست ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بیوروکریسی یہ سمجھتی ہے کہ [***] یہاں پر جانا یا ان کو جواب دینا۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے آپ کی اس بات پر افسوس ہے۔ان الفاظ کو کارروائی سے expunge کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آپ ایوان میں اس بات کو ensure کروائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے سامنے حاجی صاحب بیٹھے ہیں کچھ ان کا خیال کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! حاجی صاحب اپنے بھائی ہیں لیکن اس ایوان کی عزت اور احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہہ رہا ہوں، کوئی فرق نہیں پڑتا یہاں تین تین گھنٹے اجلاس late شروع ہوتا ہے آپ ڈیپارٹمنٹ سے کہیں کہ وہ اپنے سیکرٹری کو بلا لیں اس میں کیا حرج ہے؟

جناب سپیکر: کیا ہم ان کا یہاں بیٹھ کر انتظار کریں گے؟

سید حسن مرتضیٰ: کن کا انتظار کریں گے؟

جناب سپیکر: جن کا آپ ذکر کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پھر آپ اس بات پر کوئی ruling دے دیں۔کیا ان کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کے سوالات کا نہیں پتا تھا؟

جناب سپیکر: آئندہ جس ڈیپارٹمنٹ کے سوالات یہاں پیش ہونے ہوں ان کے سیکرٹری صاحب یا اس محکمے کے متعلقہ انچارج یہاں موجود ہونے چاہئیں۔اس پر پہلے بھی ruling آ چکی ہوئی ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: پھر منادی کروا دی جائے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ ڈھول بجائیں گے، کیا بات کر رہے ہیں؟ میں بات کر رہا ہوں آپ تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! کئی ایسی چیزیں ہیں جو ناقابل برداشت ہوتی جا رہی ہیں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! ان کی کوئی بات نہ سنتا۔

جناب سپیکر: میں سنتا ہوں۔ سنیں گے کیوں نہیں سنیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کے افسران گیلری میں بیٹھے ہیں، سیکرٹری صاحب ایک اہم میٹنگ پر اسلام آباد گئے ہوئے ہیں۔ ہم سوالات کے جوابات اپنے معزز ممبران کو دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: اس ایوان سے اہم کون سی میٹنگ ہے جس میں وہ گئے ہوئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): اسلام آباد میں فیڈرل گورنمنٹ کی میٹنگ میں گئے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ فیڈرل گورنمنٹ کی میٹنگ میں گئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نہیں سمجھتا کہ فیڈرل گورنمنٹ کی میٹنگ اس ایوان سے زیادہ ضروری ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): اگر سیکرٹری صاحب وہاں پر نہ جاتے تو یہ بھی ایک negative point تھا۔ وہاں پر صوبے کی نمائندگی کرنی تھی اس لئے سیکرٹری صاحب خود تشریف لے گئے ہیں اور وہ بتا کر گئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ political باتیں باہر بیٹھ کر آپس میں کیا کریں میرے ساتھ نہیں۔ آپ کی مہربانی۔ وسیم قادر صاحب کا سوال ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب اس بات کو ensure کریں کہ یہ کل ایوان میں اس میٹنگ کی details فراہم کریں گے جس میں سیکرٹری صاحب آج تشریف لے کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اگر ضروری ہوا تو ضرور کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): انشاء اللہ میں provide detail کروں گا۔ ان کی کل بھی میٹنگ تھی اور آج ان کی ٹورازم سے

relatedمیٹنگ تھی وہ وہاں میٹنگ میں پنجاب گورنمنٹ کی نمائندگی کے لئے گئے ہیں کیونکہ فیڈرل گورنمنٹ نے میٹنگ callکی تھی اگر وہاں نہ جاتے تو وہ بھی غیر اخلاقی بات تھی۔

سید حسن مرتضیٰ: یہ[***]بول رہے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے جائیں۔میں میڈیا کے حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ جن الفاظ کو Chairکی طرف سے حذف کیا جائے مہربانی فرما کر اس کا خیال کیجئے۔یہاں پر جو الفاظ حذف ہو جاتے ہیں اس کے باوجود بعض اوقات آپ وہ لکھ دیتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔ہم آپ سے cooperateکرتے ہیں آپ کو بھی ہمارے ساتھ cooperateکرنا چاہئے۔جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر!میں نے عرض کیا ہے کہ سیکرٹری صاحب میٹنگ کے لئے گئے ہوئے ہیں۔میرے بھائی حسن مرتضیٰ صاحب نے جو حکم کیا ہے انشاء اللہ میں کل ان کو ساری detailدے دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!سیکرٹری صاحب کو پہلے سے پتا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: بھائی انہوں نے بتا تو دیا ہے لیکن آپ نے سنا نہیں ہے وہ شوگر کے متعلقہ کہہ رہے ہیں۔ وسیم قادر صاحب کا سوال ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل(ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر!On his behalf Question No. 623ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب وسیم قادر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شالامار باغ میں فواروں کی مرمت و دیگر تفصیل

*623: جناب وسیم قادر: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شالامار باغ کے سب سے نیچے والے تختے پر جو فوارے لگائے ہوئے ہیں وہ خراب ہو چکے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان فواروں کا پانی جس تالاب میں گرتا ہے وہ گندا اور بدبو پیدا کر رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس تالاب میں افسران نے مچھلیاں چھوڑی ہوئی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب یہ مچھلیاں بڑی ہوتی ہیں تو محکمہ کے افسران اور بااثر ملازمین کو دی جاتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) سب سے نیچے والے تختے کے ٹوٹے ہوئے فوارے اور نہریں محکمہ نے پچھلے سال مرمت کروائے تھے۔اس وقت تمام فوارے درست حالت میں موجود ہیں۔یہ فوارے ابھی چلائے نہیں جا رہے کیونکہ ان فواروں کو چلانے والے ٹربائن پمپ دوبارہ لگائے جا رہے ہیں اور ان فواروں کو نرسری والے ٹربائن پمپ سے بھی جوڑنے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔

(ب) تالاب میں پانی بہت ہی کم ہوتا ہے کیونکہ فوارے وقتی طور پر بند ہیں لہذا یہ درست نہیں کہ ان فواروں کا پانی بدبو پیدا کر رہا ہے۔

(ج) اس سے پیشتر پانی کے بڑے تالاب میں بہت جلد الجی اور جالا پیدا ہو جاتا تھا جس سے پانی میں بدبو پیدا ہوتی تھی اور سیاحوں کے لئے ناخوشگوار ماحول کا باعث بنتی تھی۔دو سال پہلے محکمہ ماہی پروری کے مشورہ سے تجربہ کے طور پر کچھ مچھلیاں تالاب میں چھوڑی گئیں جو جالا کھاتی ہیں۔اس سے پانی میں الجی اور جالا تو پیدا نہیں ہوتا البتہ کافی عرصہ گزرنے کی وجہ سے اس تالاب کا پانی گندا ہو گیا ہے لہذا تالاب کو صاف کرنا ضروری ہو گیا ہے۔پانی میں موجود مچھلیوں کو نیلام کرنے کے لئے ضروری کارروائی کر رہے ہیں تاکہ تالاب کو صاف کر کے دوبارہ تازہ پانی بھرا جا سکے لہذا یہ تاثر بھی درست نہیں کہ مچھلیاں افسروں کے لئے چھوڑی گئی ہیں۔

(د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ تالاب کی مچھلیوں کو نیلام کرنے کے لئے ضروری کارروائی کر رہے ہیں لہذا یہ بھی درست نہیں کہ یہ مچھلیاں محکمہ کے افسران اور بااثر ملازمین کو دی جاتی ہیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! جز (الف) میں لکھا ہوا ہے کہ نیچے تختے والے فوارے خراب ہیں اس کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ وہ سارے درست کر دیئے گئے ہیں۔یہ سوال 2008 کا ہے اور جواب بھی 2008 کا ہے۔میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی ان کی کیا پوزیشن ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! الحمد للہ اب فوارے بڑے اچھے طریقے سے چل رہے ہیں، تقریباً 410 فوارے ہیں جن کو update کیا گیا تھا وہ چل رہے ہیں۔(شور وغل)

MR SPEAKER: Order please. Order in the House.

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): وہ operational position میں ہیں اور بالکل ٹھیک چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ادھر سے ضمنی سوال آگیا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ جواب 7۔نومبر 2008 کو موصول ہوا تھا اور اس میں یہ درج ہے کہ پانی میں موجودہ مچھلیوں کو نیلام کرنے کے لئے ضروری کارروائی کر رہے ہیں۔کیا پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ بتائیں گے کہ 2008 سے لے کر آج تک مچھلیوں کے نیلام سے ہر سال کتنی آمدنی ہوئی ہے، کیا نیلام ہوئی بھی ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: یہ آمدن والی مچھلیاں ہیں یا دوسری ہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! انہوں نے نیلام کرنا تھا چونکہ اس سے آمدن ہونی تھی۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بالکل مچھلیوں کی نیلامی ہوتی ہے ہم دو سال بعد ان کی نیلامی کرتے ہیں۔جب پانی کھڑا ہوتا ہے تو وہاں جالا سا بن جاتا ہے اس کے double benefits ہیں کہ مچھلیاں اس جالے کو کھاتی ہیں اور پھر ہم ان کی نیلامی بھی کرتے ہیں۔پہلے سال 46 ہزار کی نیلامی کی تھی اس کے بعد 98 ہزار کی نیلامی کی ہے اور یہ رقم گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں جمع کروائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر:اس پر دو ضمنی سوال ہو چکے ہیں اب جانے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!تھوڑے سے تو سوال ہیں۔

جناب سپیکر:میں اپنا مائیک بند کروں یا آپ کا بھی بند کروں۔جی،جو پوچھنا ہے پوچھیں۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!سوال کے جز(الف)میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ شالامار باغ کے سب سے نیچے والے تختے پر جو فوارے لگائے گئے ہیں وہ خراب ہو چکے ہیں اس کا جواب آیا ہے کہ وہ پچھلے سال مرمت ہو گئے تھے لیکن چل نہیں رہے ان کی ٹربائن دوبارہ لگا رہے ہیں۔میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون سی خرابی تھی جو ٹھیک ہو گئی ہے لیکن اس کے باوجود وہ چل نہیں سکے؟

جناب سپیکر:جی،پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں،کھیلیں،آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد):

جناب سپیکر!میں نے عرض کیا ہے کہ اب وہ فوارے چل رہے ہیں ٹربائن کا جو issue تھا وہ resolve ہو چکا ہے اور فواروں کی تعداد تقریباً 410 ہے۔ہم نے وہاں پر renovation کی ہے وہ فوارے چل رہے ہیں وہاں پر جو ٹورسٹ آتے ہیں ہم انہیں اچھے طریقے سے facilitate کرتے ہیں اور visit بھی کراتے ہیں چونکہ شالامار باغ ایک historical place ہے۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!جواب میں لکھا ہوا ہے کہ فوارے نہیں چل رہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں،کھیلیں،آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد):یہ 2008 کی بات ہے لیکن میں اب موجودہ update دے رہا ہوں کہ اب وہ چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر:انہوں نے موجودہ پوزیشن بتادی ہے اب وہ working position میں ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!یہ جواب میں لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر:یہ بھی پڑھیں کہ یہ کب کا لکھا ہوا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!فوارے ٹھیک کر دیئے گئے لیکن چل نہیں رہے۔

جناب سپیکر:9۔جون 2008 کو جواب آیا تھا۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!جواب غلط ہے۔وہاں لکھا ہے کہ فوارے ٹھیک کئے ہیں لیکن چل نہیں رہے۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! وہ آپ کو latest position بتا رہے ہیں۔ اس پر ٹائم ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! 9۔جون کا سوال تھا اور فوری طور پر 5۔جولائی کو اس کا جواب آ گیا تھا اس وقت وہ نہیں چل رہے تھے لیکن جو nozzle کا problem تھا وہ resolve کر دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بشریٰ نواز گردیزی صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: On her behalf سوال نمبر 959 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے سیدہ بشریٰ نواز گردیزی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولپور میں ریسٹ ہاؤسز و ہوٹلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*959: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع بہاولپور میں T.D.C.P کے زیر نگرانی ریسٹ ہاؤسز / ہوٹلوں کی تعداد کیا ہے، وہ کہاں کہاں واقع ہیں، نیز ان میں سے ہر ایک میں مہمانوں کے ٹھہرنے کی گنجائش کیا ہے کرایہ کتنا ہے نیز کمروں کے درجات کیا ہیں؟

(ب) مذکورہ بالا ریسٹ ہاؤسز / ہوٹلوں کی آخری بار مرمت اور تزئین و آرائش کب کی گئی اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا مذکورہ بالا ریسٹ ہاؤسز / ہوٹلوں میں سرکاری افسروں اور ان کے عزیز و اقارب کے علاوہ سیاحوں کو بھی ٹھہرایا جاتا ہے، نیز ان میں reservation کرانے کا طریق کار کیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) ضلع بہاولپور میں T.D.C.P کی زیر نگرانی ریسٹ ہاؤسز کی تعداد ایک ہے اور یہ ریسٹ ہاؤس / ریزارٹ نیشنل پارک لال سوہانرا میں واقع ہے۔ اس ریزارٹ میں 6 ڈبل بیڈ رومز ہیں۔ ان میں 12 عدد مہمانوں کے ٹھہرنے کی گنجائش ہے۔ اس ریسٹ ہاؤس کے ایک کمرے کا کرایہ مبلغ 1600 روپے ہے۔ ریسٹ ہاؤس کے کمرے سٹینڈرڈ درجے کے ہیں۔

(ب) اس ریزارٹ کی آرائش و مرمت آخری بار جولائی 2007 میں کی گئی تھی اور اس پر کل لاگت 75300 روپے آئی تھی۔

(ج) مذکورہ بالا ریزارٹ میں ہر قسم کے سیاحوں کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ ان میں سرکاری اور غیر سرکاری سیاح شامل ہیں اور سب سے کمرے کا کرایہ وصول کیا جاتا ہے۔ اس کی بکنگ بہاولپور اور ملتان آفس سے کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ اس ریسٹ ہاؤس کی بکنگ T.D.C.P کے کسی بھی آفس سے کروائی جا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال!

ڈاکٹر سامیہ امجد: اس کے جواب میں لکھا ہے کہ T.D.C.P کا صرف ایک ریسٹ ہاؤس موجود ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں T.D.C.P کا کوئی نیا ریسٹ ہاؤس بنانے کے لئے ان کا ارادہ ہے، اگر ہے تو کب تک؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): فی الحال نیا ریسٹ ہاؤس بنانے کا ارادہ نہیں ہے لیکن ہم نے اسے update کیا ہے۔ ہم نے وہاں پر تقریباً 45.5 ملین رقم کی ADP سکیم دی ہے اس پر 30۔ جون 2012 تک 80 فیصد یعنی 31 ملین کا کام ہو چکا ہے اور 20 فیصد کام باقی ہے جو ہم بقایا 14 ملین میں meet کرائیں گے۔ ہم نے اسے upgrade کیا ہے اسے renovate کیا ہے۔

جناب سپیکر: میں نے اس کی renovation دیکھی ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (ج) میں لکھا ہے کہ مذکورہ بالا ریزارٹ میں ہر قسم کے سیاحوں کو ٹھہرایا جاتا ہے اور ان میں سرکاری اور غیر سرکاری سیاح شامل ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ میری معلومات کے مطابق وہاں سیاحوں کے علاوہ غیر ملکی نایاب شیر بھی ٹھہرائے جاتے ہیں۔ کیا وہ وہاں اس وقت ٹھہرے ہوئے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: غیر ملکی؟

ڈاکٹر سامیہ امجد: غیر ملکی نایاب شیروں کی نسل بھی وہاں پر کچھ کمروں میں ٹھہرائی جاتی ہے۔کیا آج کل وہاں پر کوئی ہے یا نہیں ؟ لال سوہانرا ریسٹ ہاؤس پر یہ ایک بڑی مستند رپورٹ آئی ہے، یہ پہلے اس کا جواب دے لیں پھر میں آگے چلتی ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

جناب سپیکر! as such کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ہم نے دو سال سے اسے renovation کے لئے بند کیا ہوا ہے اور اس کی renovation ہو رہی ہے اور اس کا 80 فیصد کام ہو چکا ہے اور 20 فیصد کام رہتا ہے۔ آج کل وہاں پر کوئی special guest اور نہ عام آدمی جا رہا ہے چونکہ ہم نے اسے renovation کے لئے بند کیا ہوا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! جواب میں درج ہے کہ ---

جناب سپیکر: کون سے جز میں؟

محترمہ آمنہ الفت: جز (ب) میں درج ہے کہ آخری بار اس کی مرمت 2007 میں کروائی گئی جس پر 75 ہزار 300 روپے لاگت آئی۔جواب میں ایسا کہیں نہیں لکھا ہوا کہ موجودہ ریسٹ ہاؤس دو سال سے بند پڑا ہوا ہے۔اگر وہ دو سال سے بند ہے تو پھر T.D.C.P کے ریسٹ ہاؤس کا کیا فائدہ ہے؟ دوسری بات یہ کہ renovation دو دو سال تک چلتی رہے گی پھر مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہاں پر سرکاری اور غیر سرکاری لوگ کیسے ٹھہرتے ہوں گے جبکہ ریسٹ ہاؤس تو دو سال سے بند پڑا ہوا ہے۔ایک طرف تو میرے معزز پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں کہ ریسٹ ہاؤس بند پڑا ہے، دوسری طرف کہہ رہے ہیں کہ renovation ہو رہی ہے پھر اس میں سرکاری اور غیر سرکاری لوگ کہاں جا سکتے ہوں گے چونکہ دو سال سے تو ویسے ہی یہ سلسلہ منقطع ہے۔یہ کیا عجیب و غریب صورتحال ہے جو میری سمجھ میں نہیں آ رہی لہذا اس کی وضاحت فرمائی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

جناب سپیکر! یکم جولائی 2008 کو انہوں نے question raise کیا تھا جس کا 6۔ستمبر 2008 کو جواب دیا گیا اور اُس وقت جو status تھا وہ بتایا گیا۔2007 میں اس resort کی renovation کے لئے 75300/- روپے لگائے گئے تھے لیکن اب اس کو upgrade کیا جا رہا ہے۔ہم نے اس کے six double rooms کو renovate کیا اور اس کی boundary wall بھی تعمیر کرائی ہے۔ہم نے اس

منصوبے کو اے ڈی پی کی سکیم میں شامل کیا۔ 2007 میں تو ہماری حکومت نہیں تھی جب ہماری حکومت آئی تو ہم نے اس سکیم کو اے ڈی پی میں شامل کیا کیونکہ لال سوہانرا نیشنل پارک جنوبی پنجاب بہاولپور کا حصہ ہے اور اس کی upgradation ہماری حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے جنوبی پنجاب کو زیادہ funds دیئے اسی وجہ سے یہ سکیم اے ڈی پی میں آئی اور ہم نے اس پر تقریباً ساڑھے چار کروڑ روپے لگانے کا فیصلہ کیا جن میں سے تین کروڑ دس لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں اور باقی ایک کروڑ چالیس لاکھ روپے بھی جلد ہی مہیا کر دیئے جائیں گے۔ اس منصوبے کا صرف 20 فیصد کام رہتا ہے، یہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مکمل ہو جائے گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس پر final question ہے اس کے بعد مزید ضمنی سوال نہیں ہوگا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آج Private Members Day ہے اگر آپ سوالات کی اجازت دے دیں گے تو اس سے صوبے کی عوام کا بھلا ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ضمنی سوال کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یکم جولائی 2008 کو یہ سوال بھیجا گیا اور ستمبر 2008 میں اس کا جواب آ گیا جبکہ آج 2012 کو یہ اسمبلی میں پیش ہوا ہے تو محکمہ کی طرف سے اس حوالے سے 2012 کی latest position بتائی جانی چاہئے تھی۔ آپ مہربانی کر کے محکمہ جات کو اس حوالے سے پابند کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپ ٹی ڈی سی پی کا کوئی بھی ریسٹ ہاؤس لے لیں۔ میرے ساتھ آپ عام آدمی کی حیثیت سے چلیں یا ابھی فون کریں تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کوئی آپ کو کمرہ دے دے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو یہ میرا challenge ہے۔ یہ میرے ساتھ چل کر بے شک اس پر working کر لیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اگر آپ سوال سمجھ گئے ہیں تو اس کا جواب دے دیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیں کہ وہاں پر بجلی کا بل ادا ہوا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: اس کو چھوڑیں۔ آپ صرف محترمہ آمنہ الفت کے سوال کا جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہمارے پانچ resorts ہیں جن میں سے فورٹ منرو والا resort operational position میں ہے۔ وہاں پر سیاح جاتے ہیں اور ہم ان کو پوری طرح

facilitate کرتے ہیں۔ جلو پارک کو ہم نے lease out کیا ہوا ہے۔ اسی طرح سخی سرور والا resort بھی operate ہو رہا ہے۔ چھانگا مانگا اور لال سوہانرا نیشنل پارک کو بھی ہم نے upgrade کیا ہے۔ ان resorts پر جو سیاح جاتا ہے اس کو کمرہ ملتا ہے، چاہے کوئی foreigner ہو یا local ہر ایک کو وہاں پر کم نرخوں پر کمرے provide کئے جاتے ہیں اور ان جگہوں پر سیاحوں کو facilitate کرنے کے لئے ہمارے ملازمین موجود ہوتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کن terms and conditions پر یہ پارک lease کیا گیا ہے؟ یہ بڑی خفیہ سی باتیں ہیں جو کہ محکمہ میں چھپی ہوئی ہیں اور آج تک کسی پر عیاں نہیں ہوئیں۔ ہم اسی وجہ سے بحث کرتے ہیں تاکہ یہ چیزیں کھل کر سامنے آ جائیں۔ یہ پارک lease کیوں ہو رہے ہیں، کس کو اور کن terms and conditions پر دیئے جا رہے ہیں؟ اس کے علاوہ میں ایک مرتبہ پھر کہتی ہوں کہ میرے بھائی رانا ارشد صاحب میرے ساتھ چلیں اور مجھے یہ ایک عام آدمی کی حیثیت سے کہیں پر بھی کمرہ بک کرا کر دکھا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! جلو پارک لاہور میں ہمارا جو resort ہے اس کو lease out کرنے کے لئے کم از کم تین مرتبہ advertisement کرائی گئی اور تینوں دفعہ پارٹیاں آئیں۔ اب ہم نے جن terms and conditions پر اسے lease out کیا وہ موجود ہیں۔ میری بہن جب کہیں گی ہم ان کو مہیا کر دیں گے۔ یہ lease out کرنے کا سارا process open ہوتا ہے اور کوئی چیز خفیہ نہیں رکھی جاتی۔ اس حکومت میں ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی کو پتا نہ ہو اور lease out ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اگلے سوال کو take up کرتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 4513 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے (معزز ممبر نے محترمہ نگہت ناصر شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

شالامار باغ لاہور میں درخت لگانے کی تفصیلات

*4513: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شالامار باغ کے محکمہ آثار قدیمہ حکومت پنجاب کے کنٹرول میں آنے کے بعد عوام کی سہولت کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(ب) سال 2008 میں محکمہ آثار قدیمہ پنجاب نے اس باغ میں کل کتنے نئے درخت لگائے اور لگائے گئے درختوں پر کل کتنی لاگت آئی نیز لگائے گئے درختوں میں سے کل کتنے درخت موسموں کی نذر ہوگئے اور کتنے پروان چڑھے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) شالامار باغ کا کنٹرول حکومت پنجاب میں آنے کے بعد سے زیادہ توجہ اس کی مرمت اور بحالی پر دی گئی اور اب تک گزشتہ تین سالوں میں خطیر رقم خرچ کی گئی۔اس کے ساتھ ساتھ سیر کے لئے آنے والوں کی سہولیات کا بھی بھرپور خیال کیا گیا اور درج ذیل کام کئے گئے۔

1) T.D.C.P کے تعاون سے ایک معلوماتی ڈیسک بنایا گیا جہاں سائرین کو ہر قسم کی معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

2) صاف پانی پینے کے لئے واٹر کولر لگائے گئے۔

3) سیر کرنے والوں کی سہولت کے لئے جدید طرز کے بیت الخلا بنائے گئے۔

4) اس کی صفائی اور موسمی پھولوں کی تزئین و آرائش پر خصوصی توجہ دی گئی۔

5) سائرین کی سہولت کے لئے نئی کنٹین بھی بنائی جا رہی ہے جو کہ نگار خانہ سے منسلک "میلہ گراؤنڈ" میں ہوگی۔یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف صاحب کی خصوصی توجہ اور مہربانی کی وجہ سے "میلہ گراؤنڈ" کا قبضہ محکمہ آثار قدیمہ کو مورخہ 09-12-17 کو دے دیا گیا ہے اور اب یہاں پر سیر کے لئے آنے والوں کے لئے باقاعدہ کار پارکنگ، کنٹین، ٹکٹ گھر، بیت الخلا اور سوینیئر شاپس بنائی جائیں گی۔

(ب) 2004 میں جب شالامار باغ حکومت پنجاب کے حوالے کیا گیا اور اس وقت باغیچوں، پھول، پودوں اور درختوں کی حالت کافی خراب تھی۔ گھاس پانی نہ ملنے کی وجہ سے خشک ہو چکی تھی۔ محکمہ آثار قدیمہ حکومت پنجاب نے سب سے پہلے پی ایچ اے سے مل کر ڈیڑھ کروڑ روپے کی لاگت سے باغیچوں کی سجاوٹ کی۔پورے باغ میں نئی گھاس لگائی گئی۔پانی کے لئے نیا ٹیوب ویل لگایا گیا اور باغ کی آبیاری کے لئے نئی پائپ لائن بچھائی گئی۔ٹریکٹر، ٹرالی اور دوسرے زرعی آلات خریدے گئے۔پی ایچ اے نے تقریباً 3000 نئے پودے جن میں گلاب، چمبیلی وغیرہ شامل ہیں، لگائے، جن میں سے تقریباً 70 فیصد پودے اور درخت پروان چڑھے ہیں۔

اس کے علاوہ محکمہ نے گزشتہ تین سالوں میں اپنی مدد آپ کے تحت اور مختلف مخیر حضرات کے تعاون سے 3000 پودے شالامار باغ کو تحفہ میں دیئے جو کہ باغ میں لگائے گئے ہیں اور تقریباً 80 فیصد پودوں اور درختوں کی نشوونما ہو گئی ہے۔یہاں یہ بات بتانا ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ شالامار باغ میں صرف وہی درخت اور پودے لگائے جا رہے ہیں جو مغلیہ دور میں لگائے گئے تھے۔ایسے تمام پودے جو کہ بعد میں دریافت ہوئے یا لگائے گئے وہ باغ سے ہٹائے جا رہے ہیں تاکہ اس کا تاریخی تشخص برقرار رہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ "شالامار باغ میں صرف وہی درخت اور پودے لگائے جا رہے ہیں جو مغلیہ دور میں لگائے گئے تھے۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ کون کون سے پودے تھے جو کہ مغلیہ دور میں لگائے گئے تھے اور اس بات کا تعین کیسے کیا گیا ہے کہ واقعی یہ پودے مغلیہ دور کے ہیں؟ جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ "ایسے تمام پودے جو بعد میں لگائے گئے وہ باغ سے ہٹائے جا رہے ہیں تاکہ اس کا تاریخی تشخص برقرار رہے۔" تو ان پودوں کا وہاں سے ہٹانے کا کیا طریق کار ہے اور کوئی نیلامی کی گئی ہے یا نہیں، یہ ان پودوں کو وہاں سے کس طریقے سے dispose of کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! شالامار باغ مغلیہ دور کی ایک تاریخی سیر گاہ ہے۔ پہلے اس کا انتظام وفاقی حکومت کے پاس تھا اور 2004 میں اسے صوبائی حکومت کے ماتحت کر دیا گیا۔مغلیہ دور میں شالامار باغ میں آم اور جامن کے درخت لگے ہوئے تھے۔اُس وقت ان درختوں کو زیادہ پسند کیا جاتا تھا اور آج بھی پسند کیا جاتا ہے اس لئے ہم نے یہاں پر زیادہ تر آم اور جامن کے درخت لگوائے۔الحمد للہ وہ درخت خوبصورت لگتے ہیں اور اس جگہ کی خوبصورتی میں بھی اضافے کا باعث ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھا ہے کہ اس بات کا تعین کیسے کیا گیا ہے اور کون سا طریق کار اپنایا گیا ہے، کیا اس حوالے سے history موجود ہے یا کوئی booklet چھپی ہوئی ہے، اس کا ریکارڈ کہاں پر موجود ہے کہ فلاں فلاں پودے مغلیہ دور میں یہاں پر موجود تھے اور پارلیمانی سیکرٹری صاحب ذرا وضاحت کر دیں کہ اس بات کا تعین کرنے کے لئے ان کے پاس کیا ذریعہ ہے کہ فلاں فلاں درخت مغلیہ دور کے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! شالامار باغ کی history موجود ہے جس میں ہر چیز mention کی ہوئی ہے۔ آم اور جامن آج بھی پسندیدہ پھل ہیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! جتنے مفید یہ پھل ہیں اس کا اندازہ آپ کو نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: یہ شوگر کے لئے بہت اچھا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ بہت سی چیزوں کے لئے اچھا ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم نے وہاں پر تقریباً تین ہزار کے قریب گلاب اور چنبیلی کے پودے بھی لگوائے ہیں۔ شالامار باغ میں upgradation ہو رہی ہے اور ہم اس پر مزید funds بھی خرچ کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ لاہور اور پاکستان کے لئے ایک بہت ہی خوبصورت جگہ ثابت ہو گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کیا میرے فاضل پارلیمانی سیکرٹری صاحب شالامار باغ کی تاریخ والی کتاب ایوان میں پیش کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: شاہ صاحب! وہ تو آپ کو قیمتاً مل جائے گی۔ میرا خیال ہے کہ ان کو ایک کتاب مفت دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جی، بہتر ہے۔ میں اپنے بھائی کو یہ کتاب مفت مہیا کر دوں گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ چار سال پرانا سوال ہے تو میں پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے یہ کہوں گی کہ وہ اس سال شالامار باغ کا دورہ کریں اور اس باغ کے آج کے حالات کے بارے میں ایوان کو بتائیں تاکہ پتا چلے کہ اس وقت وہاں پر کیا ہے۔ یہ ہمیں شاہجہاں کے دور کے جامن اور آموں کے بارے میں نہ بتائیں بلکہ ہمیں یہ بتائیں کہ آج کل وہاں کیا حالات ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں وہاں پر اکثر جاتا ہوں۔ وہاں پر بڑی اچھی اقسام کے درخت اور پھول ہیں۔ محکمہ پی ایچ اے جب پھولوں کی نمائشیں کرواتا ہے تو ہمارے شالامار باغ میں لگے ہوئے پھول اچھی پوزیشن

لیتے ہیں۔ وہاں پر جاکر دیکھا بھی جا سکتا ہے کہ ہم نے شالامار باغ کو upgrade کرنے کے لئے funds provide کئے ہیں اور ہم مزید بھی اس باغ کو upgrade کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

محترمہ آمنہ اُلفت: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کی آخری لائن میں لکھا گیا ہے کہ ایسے تمام پودے جو بعد میں دریافت ہوئے یا لگائے گئے وہ باغ سے ہٹائے جا رہے ہیں تاکہ اُس باغ کا تاریخی تشخص برقرار رہے۔ میرے خیال میں تشخص کسی شخص کا ہوتا ہے تو اس کو تاریخی امتزاج کہا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس کی درستی کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری کو شالامار باغ کی پچھلے چار سال کی پوزیشن کا نہیں پتا جبکہ "عزیزی صاحب" کے پاس شالامار باغ کی ہر information ہے تو یہ اُن سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اُن کا وہ پروگرام بہت اچھا ہے۔ وہ آپ ضرور دیکھا کریں۔ اگلا سوال جناب وسیم قادر صاحب کا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: Question No. 4835, on his behalf (معزز ممبر نے جناب وسیم قادر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس سوال کا جواب کیوں نہیں موصول ہوا؟

جناب سپیکر: بہت افسوس ہے۔ مجھے بہت افسوس ہوا۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ ان کو displeasure دیں۔ آج تو آپ جواب دے رہے ہیں اگر آئندہ سے اس قسم کی حرکت ہوگی تو ساری اسمبلی کے سامنے متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب جواب دہ ہوں گے اور اگر کسی سوال کے جواب میں کوئی غلطی ہوگی تو اُس کے ذمہ دار بھی آپ ہوں گے۔ جب تک یہ ایوان نہیں کہے گا تب تک مستقبل میں معافی نہیں ہوگی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

چودھری احسان الحق احسن، نولاٹیا: جناب سپیکر! Rules of Procedure-54(1) کہتا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری یا منسٹر انچارج سوال کا جواب نہ آنے کی causes ایوان کے اندر بیان کریں گے۔ بجائے اس کے کہ جناب سپیکر اس بات کا جواب دیں، معزز پارلیمانی سیکرٹری causes بتائیں کہ اس سوال کا جواب کیوں نہیں آیا؟ اُس کے بعد آپ اُس پر اپنی ruling دے دیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے اس پر اپنی ruling دے دی ہے اب اس کے بعد اس میں گنجائش نہیں ہے۔ You can't challenge that. اگلا سوال خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! on his behalf سوال نمبر 6166 ہے۔ (معزز ممبر نے خواجہ محمد اسلام کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

فیصل آباد۔ سپورٹس سٹیڈیم کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6166: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں کتنے سپورٹس سٹیڈیم ہیں اور یہ کب تعمیر ہوئے، ان پر کتنے اخراجات ہوئے ان کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ب) ان سٹیڈیمز میں کس کس کی صورتحال انتہائی خراب ہے؟

(ج) ان سٹیڈیمز کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) ان کی دیکھ بھال پر سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیل سٹیڈیم وائز بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) فیصل آباد میں مندرجہ ذیل سٹیڈیم ہیں:-

نام سٹیڈیم	کنٹرولنگ اتھارٹی	کب تعمیر ہوئے	تعمیری اخراجات
اقبال کرکٹ سٹیڈیم	سٹیڈیم مینجمنٹ کمیٹی زیر سرپرستی ڈی سی او، فیصل آباد	1962-63	1.425 ملین روپے
مدینہ ٹاؤن ہاکی سٹیڈیم	فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی	1996-97	120.89 ملین روپے

جڑانوالا سٹیڈیم	ٹی ایم اے جڑانوالا	1973-74	-/150000 روپے
کھڑیانوالا سٹیڈیم	ٹی ایم اے جڑانوالا	2003-04	-/400000 روپے

(ب) جڑانوالا سٹیڈیم اور کھڑیانوالا سٹیڈیم ٹی ایم اے جڑانوالا کے زیر کنٹرول ہیں جن کی صورتحال انتہائی خراب ہے اور قابل مرمت ہیں۔

(ج)

نام سٹیڈیم	کنٹرولنگ اتھارٹی	تعداد ملازمین
اقبال کرکٹ سٹیڈیم	سٹیڈیم مینجمنٹ کمیٹی زیر سرپرستی ڈی سی او، فیصل آباد	25
مدینہ ٹاؤن ہاکی سٹیڈیم	فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی	20
جڑانوالا سٹیڈیم	ٹی ایم اے جڑانوالا	کوئی نہیں
کھڑیانوالا سٹیڈیم	ٹی ایم اے جڑانوالا	کوئی نہیں

(د) مندرجہ بالا سٹیڈیم مختلف محکمہ جات کے کنٹرول میں ہیں لہذا تمام دیکھ بھال کے اخراجات وہ خود ہی کرتے ہیں:۔

نام سٹیڈیم	کنٹرولنگ اتھارٹی	سال	تفصیل
اقبال کرکٹ سٹیڈیم	سٹیڈیم مینجمنٹ کمیٹی	2008-09	سٹیڈیم کی مینجمنٹ کمیٹی ضرورت کے پیش نظر سٹیڈیم کی
	زیر سرپرستی ڈی سی او، فیصل آباد	2009-10	رینوویشن کرواتی رہتی ہے۔
مدینہ ٹاؤن ہاکی سٹیڈیم	فیصل آباد ڈویلپمنٹ اتھارٹی	2008-09	FDA ضرورت کے پیش نظر سٹیڈیم کی رینوویشن
		2009-10	کرواتی رہتی ہے۔
جڑانوالا سٹیڈیم	ٹی ایم اے جڑانوالا	2008-09	کوئی نہیں
		2009-10	کوئی نہیں
کھڑیانوالا سٹیڈیم	ٹی ایم اے جڑانوالا	2008-09	کوئی نہیں
		2009-10	کوئی نہیں

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! جز(ب) میں لکھا ہے کہ جڑانوالا سٹیڈیم اور کھڑیانوالا سٹیڈیم کی انتہائی خراب صورتحال ہے لیکن ان کی maintenance کے لئے انہوں نے صرف 1,50,000 روپیہ رکھا ہے تو ایک انتہائی خستہ سٹیڈیم کے لئے اتنے کم پیسے رکھے ہیں؟ جبکہ کھڑیانوالا سٹیڈیم کے لئے 4,00,000 روپیہ رکھا گیا ہے۔ جو چیز انتہائی خستہ حالت میں ہوتی ہے تو اُس کو demolish کر دیا جاتا ہے کیونکہ وہ safe نہیں ہے تو اُس کو demolish کرنے کی رپورٹ کہاں ہے اور کیا یہ سٹیڈیم 150,000 روپیہ میں ٹھیک ہو گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! سٹیڈیم میں سپورٹس مین کھیلتے ہیں کیونکہ وہ گراؤنڈ ہوتی ہے اور گراؤنڈ کو تو dangerous declare نہیں کیا جا سکتا تو ہم نے اُس سٹیڈیم کو مزید upgrade کرنے کے لئے یہ اخراجات کئے تھے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سٹیڈیم کی definition بتادیں کیونکہ اس سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ جڑانوالا سٹیڈیم اور کھرڑیانوالا سٹیڈیم موجود ہیں۔ میں وہاں کا رہائشی اور وہاں کا نمائندہ ہوں، جڑانوالا میں سٹیڈیم ہے، نہ کھرڑیانوالا میں سٹیڈیم ہے۔ اگر یہ گراؤنڈ کو سٹیڈیم سمجھتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں کیونکہ ان کے جواب کے اندر 63-1962 میں ایک سٹیڈیم تعمیر ہوا جس پر 14 لاکھ روپیہ خرچ آیا جبکہ 74-1973 میں جڑانوالہ میں جو سٹیڈیم تعمیر ہوا وہاں پر 1.5 لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے تو 1.5 لاکھ روپیہ میں کون سا سٹیڈیم بنتا ہے؟ اس وقت ایوان میں اُس علاقہ کے دو نمائندے موجود ہیں آپ اُن سے پوچھ لیجئے کہ وہاں پر یہ سٹیڈیم موجود ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! رانا صاحب کا valid question ہے میں اُن کی عزت کرتا ہوں وہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن 74-1973 میں 1.5 لاکھ روپیہ بھی بہت بڑی رقم تھی۔ جڑانوالہ تحصیل ہے اور وہاں پر گراؤنڈ کو upgrade کر کے اگر اُس کی باؤنڈری، سیڑھیاں اور ایک کمرہ بنا دیا جائے تو وہ سٹیڈیم ہی declare ہوتا ہے۔ اگر اُس میں مزید ضرورت ہے تو ہم انشاء اللہ اُس کو مزید upgrade کر دیں گے۔ ہم جڑانوالا سٹیڈیم کا اقبال سٹیڈیم سے comparison نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں پر انٹرنیشنل ٹیمیں آکر کھیلتی ہیں اور وہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر فیصل آباد میں ہے۔ اسی طرح کھرڑیانوالا بھی چھوٹا ٹاؤن ہے وہاں پر سٹیڈیم 04-2003 میں بنا ہے تو ہم نے اُس پر 4 لاکھ روپیہ لگایا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں نے question and answer کو confusion سے بچانے کے لئے پہلے ہی یہ سوال کیا تھا کہ مجھے سٹیڈیم کی definition بتادیں کیونکہ ایک گراؤنڈ کے ارد گرد چار دیواری کرنے سے اگر سٹیڈیم بن جاتا ہے تو میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اپنا سوال withdraw کر لیتا ہوں۔ سٹیڈیم کا ایک proper structure and design ہوتا ہے اور

میں نے اپنے تحصیل ناظم دور میں ایک گراؤنڈ کے ارد گرد چار چار فٹ چار دیواری کرائی تھی جس کو یہ سٹیڈیم کا نام دے رہے ہیں حالانکہ وہاں پر کوئی سٹیڈیم موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):
جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو کہا ہے وہ نیا سوال بنتا ہے۔ ہم ان کو مزید تفصیلات دے دیں گے لیکن جس گراؤنڈ کی چار دیواری ہو جائے، سیڑھیاں بن جائیں اور proper gate لگ جائے تو اس کو پھر سٹیڈیم ہی کہا جائے گا۔ اس سٹیڈیم کو آپ A,B اور C کلاس کا سٹیڈیم کہہ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس سوال کے جواب کے جز (ج) اور جز (د) میں پڑھیں کہ جڑانوالا سٹیڈیم اور کھرڑیانوالا سٹیڈیم کی کنٹرولنگ اتھارٹی کوئی نہیں اور ملازمین کی تعداد بھی نہیں بتائی گئی۔

جناب سپیکر! یہ کہہ دیں کہ ان کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔ صحت مندانہ کھیلوں کے لئے اس میں کوئی provision نہیں ہے یہ on record ہے۔ یہاں محکمہ بہت ڈھٹائی سے جواب دے رہا ہے کہ وہاں کوئی اتھارٹی ہے اور نہ ہی وہاں کوئی ملازم ہے اب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس گراؤنڈ پر قبضہ ہی نہ ہو گیا ہو۔ سوال کے جواب میں کوئی تفصیل موجود نہیں ہے۔ اگر کھرڑیانوالا اور جڑانوالا کے دو سٹیڈیم کا وجود ہے تو اتھارٹی کہاں ہے؟ سوالات وجوابات کی کاپی کا یہ صفحہ بتا رہا ہے کہ اس کو دیکھنے والا کوئی نہیں ہے اور اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے۔ اگر اس میں آپ کا محکمہ submission دے رہا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری کیا باتیں کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):
جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ضلعی level پر اقبال سٹیڈیم اور مدینہ سٹیڈیم ڈی سی او کی زیر نگرانی چل رہے ہیں۔ ان کے علاوہ جڑانوالا اور کھرڑیانوالا دونوں چھوٹے ٹاؤن ہیں وہاں پر TMA کا setup موجود ہے۔ ہم نے یہ عرض کیا ہے کہ وہاں پر کوئی as such employee نہیں ہے لیکن کنٹرول TMA کا ہے، جب TMA کا کنٹرول ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہاں پر ایک سسٹم موجود ہے اور سٹیڈیم کو lookafter کیا جا رہا ہے اس کے لئے ہم نے کوئی نئی فوج بھرتی نہیں کی۔ میں معذرت سے کہوں گا کہ

یہ کوئی نئے سٹیڈیم نہیں ہیں بلکہ پرانے سٹیڈیم ہیں۔اگر ہم ان کو upgrade کریں گے اور وہاں اس کے لئے علیحدہ ملازمین کی ضرورت ہو گی تو ہم ان کی بھی SNE کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اب وہ چونکہ چھوٹے ٹاؤن ہیں، وہاں پر TMA کا عملہ موجود ہے اور وہاں سسٹم چل رہا ہے اس لئے ہمیں گورنمنٹ پر مزید بوجھ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!میں شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یہ بتایا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ گورنمنٹ یہ commit کر رہی ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! میرا بھی ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی،ڈاکٹر غزالہ رضا صاحبہ!آپ کا ضمنی سوال relevant ہونا چاہئے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر!ان کے بعد وقت دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں اس کے بعد نہیں ہو گا۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔۔۔

MR SPEAKER: Madam! Order please. Order in the House.

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میرے ضلع کا سوال ہے۔میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ رفعت سلطانہ ڈار واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلی گئیں)

جناب سپیکر: خلیل طاہر سندھو صاحب آپ محترمہ کو منا کر ایوان میں لائیں۔جی،ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! جڑانوالا اور کھرڑیانوالا سٹیڈیم کی بات ہو رہی ہے۔پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جڑانوالا سٹیڈیم کی بات کی ہے وہ تو تھوڑی سی قابل قبول ہے کہ وہاں ایک گراؤنڈ پر boundary wall بنائی گئی ہے لیکن میں کھرڑیانوالا کی بات کرتی ہوں میں خود وہاں کی رہائشی ہوں یہاں دو تین بھائی اور بھی بیٹھے ہوئے ہیں جو وہاں کے رہائشی ہیں وہ بھی جانتے ہیں کہ کھرڑیانوالا میں کوئی سٹیڈیم سرے سے ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے جواب میں لکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! جڑانوالہ میں نام نہاد سٹیڈیم موجود ہے جس کی انہوں نے boundary wall بنائی ہوئی ہے لیکن کھرڑیانوالا میں تو سرے سے ہی سٹیڈیم موجود نہیں ہے۔ ہم یہ کیسے مان لیں کہ چار لاکھ روپیہ وہاں پر خرچ ہوا ہے، اگر کھرڑیانوالا میں کوئی سٹیڈیم ہے تو میرے بھائی پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں کہ وہ کہاں پر موجود ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ رفعت سلطانہ ڈار واک آؤٹ
ختم کرکے ایوان میں واپس آ گئیں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا بہت شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میری بہنیں اور میرے بھائی بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ میں اس چیز کو admit کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! 04-2003 میں ایک آمر کی حکومت تھی اور اسی طرح ہوتا تھا کہ کاغذوں میں تو بہت بڑے کام ہوتے تھے لیکن on ground کام نہیں ہوتا تھا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ کیا بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ یہ آپ کے متعلقہ بات نہیں ہے۔ جی، رانا صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم نے 04-2003 کا لکھا ہے کہ اس وقت اس کو بنانے کے لئے چار لاکھ روپے لگے تھے۔ ہم اس کی تحقیق کرا لیتے ہیں کہ 04-2003 میں کون ذمہ دار تھے۔ اگر کوئی TMA والا، کوئی DCO یا کوئی ناظم ذمہ دار تھا تو ان سے ہم پوچھ لیں گے کہ وہ چار لاکھ روپے کون کھا گیا یا کدھر چلے گئے۔ جناب سپیکر! پورے پاکستان کے ہر ضلع میں DCO ہی ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کا چیئرمین ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک پورا mechanism موجود ہے۔ یہ 04-2003 کا issue ہے ہم اس کو check کرا لیں گے باقی جو میرے بھائی کہہ رہے ہیں میں ان سے صد فیصد متفق ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اسے ضرور check کرائیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں درخواست کروں گا کہ یہ بات on the floor of the House کہی گئی ہے کہ 04-2003 کے اندر یہ سٹیڈیم بنا تھا اور انکوائری ہوگی۔ میں یہاں پر

کھڑا ہوں جو اس وقت وہاں کا ناظم تھا۔ میں کہتا ہوں کہ انکوائری ضرور ہو اور جو آدمی غلط ہے اس کو ضرور سزا ملنی چاہئے۔ ان کے محکمہ نے یہ لکھ کر دیا ہے کہ سٹیڈیم ہے اگر اس وقت وہاں سٹیڈیم پر کچھ خرچ نہ ہوا ہے اور سٹیڈیم نہیں بنا تو پھر یہ سزا کے متعلق یہاں آ کر announce کریں گے کہ اس کو سزا ملی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! رانا صاحب نے جو کہا ہے میں ان کے ساتھ بالکل متفق ہوں۔ اگر غلط جواب دیا گیا ہے تو محکمہ ذمہ دار ہوگا۔

جناب سپیکر: جس نے غلط لکھا ہوگا اس کے خلاف آپ action لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ!

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ میں پچھلی صدی کا سوال نہیں کروں گی مجھے پارلیمانی سیکرٹری موصوف بتا دیں کہ کیا انہوں نے اس سال فیصل آباد کے کسی سٹیڈیم کا visit کیا ہے؟ یہ زبانی کلامی پرچی پر باتیں کر رہے ہیں یہی ہمارے لئے، ان کے لئے اور پوری عوام کے لئے نقصان دہ ہے۔ یہاں سے پتا چلتا ہے کہ کیا development ہوئی ہے اور کس نے کیا کیا ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر غزالہ صاحبہ! آپ بھی سوال کر لیں پارلیمانی سیکرٹری صاحب اکٹھا جواب دے دیں گے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ میں اس کی ساری انکوائری کرا کر تفصیل بتا دوں گا تو کیا اسی اجلاس میں ہمیں اس انکوائری کا جواب مل جائے گا۔ میں چاہتی ہوں کہ اسی اجلاس میں اس کا جواب آ جائے۔ انہوں نے تو صرف TMA کو ایک فون کال کرنی ہے اور جواب آ جانا ہے۔ کیا اسی اجلاس میں اس کا جواب آ جائے گا؟

جناب سپیکر: اتنی جلدی میں تو نہیں ہوگا بہر حال جلدی کرائیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ہم کوشش کریں گے کہ جتنا جلد اس کا جواب آ سکے ہم انشاء اللہ پورے ایوان کو آگاہ کریں گے۔

جناب سپیکر: کیا اسی اجلاس میں کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جی، جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس بارے میں Rule بڑا clear ہے کہ انکوائری کیسے ہوگی، کون کرے گا، کب رپورٹ دی جائے گی اور کہاں دی جائے گی میں معزز پارلیمانی سیکرٹری سے کہوں گا کہ Rule 54(3) میں واضح لکھا ہوا ہے کہ:

> **54. DELAY AS TO ANSWERS.**– (3) The Speaker may direct that the Minister concerned shall enquire into the matter and report the result of the inquiry, including the action taken, if any, to the House on the next day allotted for that Department.

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے التجاء کروں گا کہ جب بھی اس ڈیپارٹمنٹ کا اگلا Question Hour آئے گا اُس دن تک جن پانچ انکوائریوں کا ابھی انہوں نے تذکرہ کر دیا ہے کہ جہاں ڈیپارٹمنٹ نے جواب نہیں بھیجا یا غلط جواب دیا ہے اُن سب لوگوں کے خلاف انکوائری کریں گے اور اگلے Question Hour کے دن اُن کے خلاف جو action taken ہوگا اس کی رپورٹ یہ ایوان میں پیش کریں گے۔ اگر یہ اُس کے مطابق پیش کریں تو پھر یہ Rules کے مطابق چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بڑی مہربانی۔ اس پر بہت سوال ہو چکے ہیں۔ Let me proceed

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! انہوں نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب کی بات سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میرے بھائی وکیل بھی ہیں۔ انہوں نے جو Rule54(3) پڑھا ہے اور جس انداز میں کہا ہے اس طرح سے

انہوں نے آپ پر mandatory کر دیا ہے حالانکہ اس طرح سے نہیں ہے۔ اس Rule میں بڑی clear wording ہے کہ:

"The Speaker may direct" and now it's your discretion

جناب سپیکر: جی، میں نے اُن کو کہہ دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): میں یہی کہہ رہا تھا جو already آپ نے کہہ دیا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اگر انہوں نے shall دیکھنا ہے تو Rule 1 کا sub-rule(1) پڑھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شروع ہی may سے ہو رہا ہے اور اس کے بعد shall آئے گا یعنی اس کے بعد mandatory کی بات آئے گی۔

جناب سپیکر: آپ دونوں پریشان نہ ہوں۔ آپ کی بہت مہربانی۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! مجھے اِن کی بات کا جواب تو دے لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، جواب الجواب کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ اپنی جگہ پر ٹھیک ہوں گے اور وہ اپنی جگہ پر ٹھیک ہوں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! اس کی انکوائری بہت جلد کر کے بتائیں گے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میرے سوال کا ابھی تک جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ کا جواب آ گیا۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میری بہن نے جس طرح فرمایا ہے میں نے سب تو نہیں لیکن زیادہ تر سٹیڈیم visit کئے ہیں کیونکہ پچھلے سال وزیر اعلیٰ پنجاب نے پورے پنجاب میں سپورٹس فیسٹیول کروایا تھا اس کے دوران visit کئے ہیں۔ پنجاب سپورٹس فیسٹیول اسی لئے کیا گیا تھا کہ ہم ان grounds کو رونق بخشنا چاہتے تھے۔ اسی طرح ہم نے جو عالمی ریکارڈ قائم کئے ہیں ان پر سپورٹس ڈیپارٹمنٹ اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو میں

خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ پوری دنیا کی گنیز بُک میں ریکارڈ قائم ہوئے ہیں جو پنجاب کے اندر ہوئے ہیں جس کی وجہ سے پورے پاکستان کا نام روشن ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ویسے اس پر آپ ممبران کو شاباش دینی چاہئے جو پورے پاکستان کا ورلڈ ریکارڈ بنا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ بھی ورلڈ ریکارڈ ہے کہ آج ستائیس سوال ہیں جن میں سے سولہ سوالوں کے جواب نہیں آئے۔

جناب سپیکر: جی، ابھی مجھے اگلے سوال پر جانے دیں۔ اگلا سوال جناب محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: On his behalf سوال نمبر 6286 ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب محمد نوید انجم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ محکمہ کے زیر کنٹرول تاریخی عمارات کی تعداد و تفصیل

*6286: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ ثقافت کے پاس تاریخی عمارات کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب) ان عمارتوں کے سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان دو سالوں کے دوران کتنی آمدن ان سے حاصل ہوئی؟

(د) ان عمارات کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کتنی عمارات خستہ حالت میں ہیں اور ان پر کتنی رقم خرچ ہو سکتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد):

(الف) لاہور میں سپیشل پریمز (پریزرویشن) آرڈیننس 1985 کے تحت مختلف مقامات 108 تاریخی عمارات واقع ہیں۔ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان عمارتوں میں سے لاہور فورٹ اور شالامار باغ کا انتظام نظامت اعلیٰ آثار قدیمہ کے پاس ہے۔ ان دونوں کے سال 2007-08 اور 2008-09 کے اخراجات درج ذیل ہیں:-

نمبر شمار	اخراجات	شالامار باغ 2007-08	شالامار باغ 2008-09	لاہور فورٹ 2007-08	لاہور فورٹ 2008-09
1	آفیسرز کی تنخواہ	1,79,000/- روپے	1,87,000/- روپے	2,90,000/- روپے	4,52,000/- روپے
2	سٹاف کی تنخواہ	22,96,000/- روپے	25,95,000/- روپے	38,93,000/- روپے	49,68,000/- روپے

3	ریگولر الاؤنس	24,71,000/- روپے	26,48,000/- روپے	39,72,000/- روپے	46,39,000/- روپے
4	Contng. Paid Staff	17,88,000/- روپے	27,50,000/- روپے	-	-
5	سپلیمنٹری گرانٹ	-	4,78,000/- روپے	-	-
6	Contingencies	14,95,000/- روپے	10,80,000/- روپے	23,53,000/- روپے	35,28,000/- روپے
7	گراسی پلاٹس کی دیکھ بھال	_	1,00,000/- روپے	-	-
8	پودوں کی دیکھ بھال	_	50,000/- روپے	-	-
9	بلڈنگ وغیرہ کے لئے	64,000/- روپے	-	-	-
10	متفرق اخراجات	-	-	4,37,000/- روپے	2,43,000/- روپے
	ٹوٹل	82,93,000/- روپے	98,88,000/- روپے	1,09,45,000/- روپے	1,38,30,000/- روپے

(ج) شالامار باغ اور لاہور فورٹ سے ان دو سالوں کے دوران درج ذیل آمدن حاصل ہوئی جبکہ باقی تاریخی عمارات کا انتظام نظامت اعلیٰ آثار قدیمہ کے پاس نہ ہے۔

		شالامار باغ		لاہور فورٹ	
نمبر شمار	ذرائع آمدن	2007-08	2008-09	2007-08	2008-09
1	بکنگ کاؤنٹر	69,20,000/- روپے	65,00,000/- روپے	1,57,60,000/- روپے	1,32,77,786/- روپے
2	ٹائلٹس	20,500/- روپے	22,550/- روپے	42,000/- روپے	46,200/- روپے
3	کینٹین	-	50,000/- روپے	16,01,000/- روپے	17,16,786/- روپے
4	فروخت مچھلی	-	46,480/- روپے	-	-
5	کیوریو شاپس	-	-	56,000/- روپے	62,000/- روپے
6	کار پارکنگ	-	-	4,44,444/- روپے	4,51,182/- روپے
7	بک شاپ	_	-	88,650/- روپے	-
8	فوٹوگرافی	_	-	-	2,60,000/- روپے
	ٹوٹل	69,40,500/- روپے	66,19,030/- روپے	1,79,92,094/- روپے	1,58,13,954/- روپے

(د) شالامار باغ اور لاہور فورٹ کی دیکھ بھال کے لئے درج ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ باقی تاریخی عمارات کا انتظام نظامت اعلیٰ آثار قدیمہ کے پاس نہ ہے:-

شالامار باغ آفیسرز=1 سٹاف=59 عارضی مالی بیلدار=56

لاہور فورٹ آفیسرز=3 سٹاف=113

(ہ) لاہور میں پنجاب سپیشل پریمز (پریزرویشن) آرڈیننس 1985 کے تحت 108 تاریخی عمارات کو محفوظ قرار دیا گیا ہے۔وفاقی حکومت کی جانب سے اینٹی کوئٹی ایکٹ 1975 کے تحت لاہور میں 59 تاریخی عمارات کو محفوظ قرار دیا گیا ہے۔ محکمہ آثار قدیمہ پنجاب کے پاس اس وقت دو عمارات (لاہور فورٹ اور شالا مار باغ) کا انتظام ہے۔ پنجاب سپیشل پریمز (پریزرویشن) آرڈیننس 1985 کے تحت محفوظ عمارات میں سے اکثر کی حالت بہتر ہے۔ لاہور فورٹ اور شالامار باغ کی حالت کے پیش نظر ان دونوں پر ایک جامع منصوبہ کے تحت تین تین سو ملین کے منصوبوں پر کام جاری ہے جو عرصہ آٹھ سال میں تکمیل پائیں گے۔اس کے علاوہ مسجد وزیر خان کی مخدوش حالت کے پیش نظر والڈ سٹی پراجیکٹ کے تحت آغا خان ٹرسٹ کی مدد سے سروے کا کام مکمل کیا جا رہا ہے جس کے بعد اس کی درست حالی کے لئے

جامع منصوبہ بندی کی جائے گی۔باقی عمارتوں کی مرمت کا تخمینہ سروے کے بعد ہی لگایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جز (د) میں یہ پوچھا گیا تھا۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔آرڈر پلیز۔اِن کی بات سنئے۔I say order

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔

جناب سپیکر: اِن کا سوال آنے دیں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! ایڈوائزری کمیٹی کے مطابق ہم ایک سوال پر دو ضمنی سوال کر سکتے ہیں لیکن یہاں پانچ پانچ ضمنی سوال ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ہی اس کو خراب کر رہے ہیں تو میں کیا کروں؟ جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جز (د) میں پوچھا گیا تھا کہ ان عمارات کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں جس کے جواب میں انہوں نے بتایا ہے کہ شالامار باغ کے لئے ایک آفیسر، سٹاف کی تعداد 59 اور 56 عارضی بیلدار ہیں۔ملازمین اور آفیسر کی definition تو rules میں موجود ہے لیکن عارضی بیلدار کسی rule and regulation کے اندر درج نہیں ہے۔محکمہ والے یہ کرتے ہیں کہ 56 لوگوں کے نام، ولدیت اور شناختی کارڈ جمع کئے ہوتے ہیں جو کبھی بھی ڈیوٹی پر نہیں ہوتے۔اِن کے ذریعے جو salaries draw کی جاتی ہیں وہ محکمہ کے آفیسر اور ملازمین مل کر کھا جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جن کا آپ نے شناختی کارڈ دیکھا ہوا ُن میں سے کسی ایک کا نام لیں ہم اس کا notice لیں گے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ان عارضی بیلداروں میں سے ایک بندہ بھی وہاں پر کام نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! وہ کہہ رہے ہیں کہ اِن میں سے ایک بندہ بھی کام نہیں کر رہا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ وہاں پر ایک آفیسر ہے لیکن محکمہ خزانہ کی طرف سے بیلداروں کی منظور شدہ سیٹیں 56 ہیں لیکن اس وقت ہم نے صرف 30 بیلدار رکھے ہیں اور جتنے بندوں کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے اتنے ہی رکھتے ہیں اور ہم گورنمنٹ پر بے جا بوجھ نہیں ڈالتے۔ اِن 30 لوگوں کے شناختی کارڈ اور تمام کوائف مہیا کئے جا سکتے ہیں۔ اگر میرے کسی بھائی نے ریکارڈ چیک کرنا ہو تو ہم چیک کروا سکتے ہیں۔ ہم نے اگر 30 بندے رکھے ہیں تو 30 کا ریکارڈ وہاں پر موجود ہوگا اور ایک آدمی بھی فالتو نہیں ہوگا۔ اگر کسی کی تنخواہ میں کوئی ہینکی پھینکی ہو گی تو ہم انشاء اللہ اُس کو سخت سے سخت سزا دیں گے اور قانون میں اس چیز کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جب کسی بھی محکمہ میں ملازمین بھرتی کرتے ہیں تو وہ سرکاری ملازمین ہوں گے، انہیں ایڈہاک یا کنٹریکٹ پر رکھا جائے گا یا ورک چارج پر رکھا جائے گا لیکن عارضی بیلدار کیا ہوتے ہیں؟ یہ عارضی بیلدار وہ شق ہے جو کسی قانون کی term یا rules میں نہیں آتی۔

جناب سپیکر: اس کا مطلب ہے کہ وہ ورک چارج پر رکھے گئے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اسی طرح اگر ہم نے کسی کورٹ میں چیلنج کرنا ہو کہ ان لوگوں کی تنخواہیں کہاں سے جا رہی ہیں یا کس قانون کے تحت دیتے ہیں تو ان سے کوئی نہیں پوچھ سکتا؟ اِن کو کنٹریکٹ پر بھرتی کریں، ورک چارج یا ایڈہاک پر بھرتی کریں۔ جب آڈٹ ہوتا ہے تو جن رقوم کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا اور محکمہ کھا جاتا ہے ان کے لئے محکمہ کہتا ہے کہ جب بہار کا موسم آیا تھا تو شالامار باغ کے اندر beautification کرنے کے لئے عارضی طور پر اتنے بیلدار رکھے تھے اور اُن بیلداروں پر اتنا خرچہ آیا تھا۔ یہ practice محکمہ آبپاشی اور اس محکمہ میں بھی چلتی ہے۔ مجھے صرف یہ بتا دیا جائے کہ عارضی بیلدار کی term کس قانون اور ضابطے کے اندر آتی ہے اور کیوں رکھے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ ورک چارج ملازمین 89 دنوں کے لئے ضرورت کے مطابق رکھے جاتے ہیں اور اگر 56 سیٹیں ہیں تو جیسا میں نے پہلے عرض کیا کہ اِس وقت ہم نے 30 لوگوں کو رکھا ہوا ہے جن کا ریکارڈ چیک کیا جا سکتا ہے کہ وہاں پر ضرورت ہے یا نہیں ہے اور کیا وہ وہاں پر کام کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے؟ اگر

خدانخواستہ ہم ریکارڈ مہیا نہ کرسکے تو جیسے میرے بھائی کہہ رہے ہیں ہم اُن کے خلاف سخت action لیں گے اور as such ہم ایسی کوئی ایک مثال نہیں دے سکتے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میری بات تو وہیں رہ گئی۔ میں صرف یہ پوچھتا ہوں کہ Rules کو بنانے کے لئے محکمہ sanction کرتا ہے کہ دس اساتذہ چاہئیں جس کا باقاعدہ S&GAD نوٹیفکیشن کرتا ہے کہ Peon کتنے چاہئیں، اساتذہ کتنے چاہئیں، پرنسپل کتنے چاہئیں اور آفیسرز کتنے چاہئیں؟ جب تک کوئی محکمہ S&GAD سے اپنی strength approve نہیں کرالیتا وہ محکمہ کوئی بھی ملازم رکھ نہیں سکتا۔

جناب سپیکر: جی، ورک چارج ملازمین رکھ سکتا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ ورک چارج کوئی منظور شدہ سیٹ نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ محترمہ! یہ ایوان صرف آپ کا اور میرا نہیں ہے۔ جو دوسرے اتنے سارے ممبران بیٹھے ہیں کیا ان کو بولنے کی کوئی اجازت نہیں ہو سکتی؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! معزز پارلیمانی سیکرٹری صرف یہ بتادیں کہ اگر شالامار باغ کو چلانے کے لئے strength کی ضرورت 60 ہے تو وہاں کے آفیسر کو کوئی حق نہیں ہے کہ شالامار باغ میں 60 یا 200 ملازم چاہئیں۔

جناب سپیکر: آپ سنتے ہیں اور نہ ہی اُن کی بات سن رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ 56 ملازمین کی ضرورت ہے اور 30 عارضی ملازمین رکھے ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ محکمہ خزانہ نے اس کی permission دی ہے اور گورنر صاحب نے اس کی منظوری دی ہوئی ہے۔56 سیٹوں کی گورنر صاحب کی approval کے ساتھ SNE ہوئی ہے اور اب وہاں پر 56 سیٹیں ہیں لیکن ہم نے ضرورت کے مطابق 30 لوگوں کو رکھا ہوا ہے جو daily wages پر کام کر رہے ہیں۔ ہر محکمہ کے ہیڈ کے پاس یہ powers ہوتی ہیں اور تمام محکموں میں یہ practice چل رہی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! کیا practice کا بھی کوئی قانون ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ انہوں نے جواب دے دیا ہے اور ہم اُن کے جواب سے مطمئن ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! جو غلط ہے وہ غلط ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ نے لاہور کی 108 عمارتیں آثار قدیمہ declare کی ہیں۔ کیا ان 108 عمارتوں میں لکشمی مینشن بھی شامل ہے اور کیا تاریخی عمارات گرانے کا اختیار محکمہ کے پاس ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! یہ fresh question ہے اور اپنے اس سوال میں جو تفصیلات مانگیں گے ہم وہ فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، fresh question ہی بنتا ہے۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی صاحب کا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر: جی سوال کا نمبر بولیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! سوال کا نمبر تو میں تب بولوں جب اس کا جواب آیا ہو کیونکہ اس پوری book میں 14 سوالوں کے جواب نہیں ہیں۔ آپ اسے ذرا چیک کریں کیونکہ یہ ساری لسٹ ایسے ہی بھری ہوئی ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا، جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! چونکہ سپورٹس فیسٹیول ہو رہا تھا جس میں محکمہ دن رات وہاں پر مصروف رہا لیکن اس کے باوجود آپ کے صادر کئے ہوئے حکم کے مطابق انشاءاللہ تعالیٰ اس کی پوچھ گچھ ضرور ہو گی۔

جناب سپیکر: بڑے افسوس کی بات ہے۔ اس حوالے سے محکمہ کو خیال کرنا چاہئے کہ پنجاب کا یہ سب سے بڑا ادارہ اور فورم ہے اور اس کے تقدس کا خیال کیجئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہم انہیں ایک نوٹس دیتے ہیں۔ وہ میرے پاس آئیں گے اور آ کر اپنی پوزیشن explain کریں گے اور اس کے بعد میں پھر اس ایوان کو بتاؤں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جی، بالکل ٹھیک ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! چار چار سالوں سے سوال دیئے ہوئے ہیں لیکن جواب نہیں آ رہے اس پر آپ کوئی کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! کوئی action لیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے کہہ دیا ہے۔ اگلا سوال سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کا ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! اس سوال کا بھی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! بقیہ سوالوں کے جواب ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، باقی سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ میں ٹورنامنٹس کا انعقاد و دیگر تفصیلات

*7846: **جناب اعجاز احمد کاہلوں:** کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سپورٹس پنجاب نے 2008 سے اب تک کون کون سے ٹورنامنٹس منعقد کرائے ہیں؟

(ب) حکومت پنجاب نے کون کونسی کھیلوں کی ٹیموں کو بیرون ملک مذکورہ بالا عرصہ کے دوران بھیجا وہاں ان کھیلوں کی کارکردگی کیا رہی اور اس پر کتنا خرچ آیا؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ٹورنامنٹس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے کھیلوں کی ٹیموں کو بیرون ملک مذکورہ بالا عرصہ کے دوران نہیں بھیجا۔

ضلع لاہور۔خواتین کے لئے کھیلوں کے گراؤنڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8169: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لاہور میں خواتین کے لئے کس کس کھیل کے گراؤنڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) مالی سال10۔2009اور11۔2010کے دوران خواتین کے کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنی رقم بطور انعامات خواتین میں تقسیم کی گئی؟

وزیراعلیٰ(میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع لاہور میں خواتین کے گراؤنڈز زیادہ تر خواتین کے تعلیمی اداروں میں واقع ہیں، جن میں سے نمایاں کی تفصیل ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام گراؤنڈ / تعلیمی ادارہ	سپورٹس فیسیلیٹی
1	پنجاب یونیورسٹی، اولڈ کیمپس (شعبہ خواتین) لاہور	(والی بال، باسکٹ بال، ہاکی، سوئمنگ، ایتھلیٹک، کرکٹ)
2	لاہور کالج یونیورسٹی، جیل روڈ لاہور	(والی بال، باسکٹ بال، ہاکی، بیڈمنٹن، ایتھلیٹک، کرکٹ)
3	کوئین میری کالج، لاہور	(والی بال، باسکٹ بال، ہاکی، ایتھلیٹک، کرکٹ)
4	کنیئرڈ کالج، جیل روڈ، لاہور	(والی بال، باسکٹ بال، ہاکی، ٹیبل ٹینس، سوئمنگ، ایتھلیٹک، کرکٹ)
5	ہوم اکنامکس کالج، جیل روڈ لاہور	(والی بال، باسکٹ بال، بیڈمنٹن، کرکٹ)
6	گورنمنٹ کالج برائے خواتین، باغبانپورہ، لاہور	(والی بال، باسکٹ بال، ہاکی، بیڈمنٹن، ہینڈ بال، کرکٹ)
7	نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور	یہاں پر خواتین کے ہاکی میچز بھی منعقد کرائے جاتے ہیں۔
8	پنجاب سٹیڈیم، لاہور	یہاں پر خواتین کے ایتھلیٹک کے مقابلے بھی کرائے جاتے ہیں۔
9	گورنمنٹ کالج برائے خواتین، سمن آباد، لاہور	یہاں پر خواتین کے مختلف کھیلوں کے مقابلہ جات ہوتے ہیں۔
10	گورنمنٹ پائلٹ گرلز ہائی سکول، وحدت کالونی، لاہور	(ایتھلیٹک، کرکٹ، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس)

(ب) ضلع لاہور میں مالی سال10-2009اور11-2010کے دوران خواتین اور مردوں (دونوں جنس) کے کھیلوں کے فروغ کے لئے بالترتیب 10 لاکھ اور 20 لاکھ روپے بجٹ میں مختص

کئے گئے ہیں۔یہ بیان کرنا ضروری ہو گا کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ، لاہور خواتین کے کھیلوں کے فروغ کے لئے علیحدہ بجٹ مختص نہیں کرتی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں مالی سال10-2009 اور 11-2010 کے دوران مرد و خواتین کے سپورٹس مقابلوں پر بجٹ میں ملنے والی رقوم یعنی بالترتیب 10 لاکھ اور 20 لاکھ خرچ ہوئے۔

(د) ضلع لاہور میں مالی سال10-2009 اور 11-2010 کے دوران خواتین کو ٹریک سوٹ، یونیفارم، شرٹس اور دیگر کھیلوں کا سامان انعامات میں دیئے گئے ہیں جبکہ کوئی رقم بطور انعامات تقسیم نہ کی گئی ہے۔

ضلع بہاولپور۔آثار قدیمہ کی عمارات کی تفصیلات

*8335: حاجی ذوالفقار علی: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں آثار قدیمہ کی کون کون سی عمارات اور جگہ کہاں کہاں واقع ہیں، ان کی دیکھ بھال کون کرتا ہے؟

(ب) ان پر سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور ان سے کتنی آمدن حکومت کو ہوئی ہے؟

وزیراعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) ضلع بہاولپور میں درج ذیل عمارات پنجاب سپیشل پریمز ز (پریزرویشن) آرڈیننس 1985 کے تحت محفوظ عمارات قرار دی گئی ہیں:-

1) جامع مسجد الصادق بہاولپور شہر
2) مزار و مسجد حضرت جلال الدین بخاری اوچ شریف
3) مزار و مسجد حضرت مخدوم جہانیاں جہانگشت اوچ شریف
4) مزار و مسجد حضرت محبوب سبحانی اوچ شریف
5) مزار حضرت فضل دین لاڈلا اوچ شریف
6) مسجد حاجات اوچ شریف
7) مزار حضرت بی بی جیونی اوچ شریف
8) مزار حضرت راجن قتال اوچ شریف
9) مزار حضرت ثالث بالخیر ملوک شاہ قبرستان بہاولپور شہر

10) قدیم مسجد قبرستان ملوک شاہ بہاولپور شہر
11) مسجد صاحبزادگان بہاولپور شہر
12) مزار حضرت حسن دریا کبیر بہاولپور
13) مزار حضرت جمال خنداں درویش اوچ شریف
14) مزار حضرت رضی الدین گنج عالم دریا اوچ شریف
15) مزار حضرت صفی الدین گارزونی اوچ شریف
16) مزار حضرت خواجہ خدا بخش خیرپور ٹامیانوالی
17) مسجد خاناں خیرپور ٹامیانوالی
18) مسجد مولوی عبیداللہ بہاولپور شہر

ان میں سے زیادہ پر عمارات کا انتظام محکمہ اوقاف کے پاس ہے اور مرمت وغیرہ کا کام محکمہ آثار قدیمہ پنجاب سرانجام دیتا ہے۔اس کے علاوہ درج ذیل تاریخی عمارات Antiquities Act 1985 کے تحت محفوظ عمارات ہیں اور یہ اپریل 2011 میں مرکز سے پنجاب حکومت کی تحویل میں آئی ہیں۔

1) مزار حضرت ابوحنیفہ اوچ شریف بہاولپور
2) مزار حضرت بی بی جیوندی اوچ شریف بہاولپور
3) مزار نوریہ اوچ شریف بہاولپور
4) مزار بہاول حلیم اوچ شریف بہاولپور
5) مزار موسیٰ پاک شہید اوچ شریف بہاولپور

(ب) مذکورہ عمارات پر سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی البتہ ان میں سے بعض جو اوقاف کے زیر انتظام ہیں ان کی آمدن محکمہ اوقاف ہی وصول کرتا ہے۔

چنیوٹ،ان ڈور گیمز کے لئے جمنیزیم کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8634:الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع چنیوٹ میں اب تک کوئی ان ڈور گیمز کے لئے جمنیزیم نہ بنایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ضلع میں سوئمنگ پول بھی نہ ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ضلع چنیوٹ میں ان ڈور گیمز جمنیزیم اور سوئمنگ پول بنانے کو تیار ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) درست ہے۔ضلع چنیوٹ میں گورنمنٹ کا کوئی ان ڈور گیمز جمنیزیم نہ ہے۔

(ب) درست ہے۔ضلع چنیوٹ میں گورنمنٹ کا کوئی سوئمنگ پول نہ ہے۔

(ج) فنڈز کی قلت کی وجہ سے فی الحال کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔اگر آئندہ مالی سال میں فنڈز مہیا کئے گئے تو انشاء اللہ یہ سہولیات اوّلین ترجیحات پر مہیا کئے جانے کی تجویز کی جاتی ہے۔

ہڑپہ آثار قدیمہ کی بہتری کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*9407:جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اٹھارویں ترمیم کے باعث محکمہ آثار قدیمہ حکومت پنجاب کے انتظامی کنٹرول میں آگیا ہے؟

(ب) کیا ہڑپہ کی تہذیب کی باقیات کی بہتری کے لئے حکومت پنجاب نے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) حکومت ہڑپہ آثار قدیمہ کی بہتری کے لئے آئندہ مالی سال میں کوئی بجٹ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو تفصیل بیان کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پاکستان نے صوبہ پنجاب کی حدود میں موجود تمام آثار قدیمہ اور ان سے متعلقہ دفاتر، اٹھارویں ترمیم کے تحت حکومت پنجاب کے حوالے کر دیئے ہیں۔

(ب) ہڑپہ کی تہذیب کی باقیات بھی اٹھارویں ترمیم کے تحت حکومت پنجاب کے حوالے کر دی گئی ہیں جس کا عمل اپریل کے مہینے میں مکمل ہوا ہے۔اس لئے ہڑپہ کے لئے موجودہ مالی سال میں وسائل مختص کئے جا رہے ہیں۔

(ج) حکومت پاکستان نے پچھلے مالی سال 2010-11 میں ہڑپہ کی دیکھ بھال کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی تھی جبکہ 2009-10 میں لاہور کے دفتر نے اپنے فنڈز سے میوزیم کی مرمت پر

-/2,75,000روپے خرچ کئے۔حکومت پنجاب موجودہ مالی سال 12-2011 میں ہڑپہ کے آثار قدیمہ اور وہاں پر سیاحوں کی سہولت کے لئے پانچ لاکھ روپیہ مختص کر رہی ہے جو کہ آئندہ سالوں میں بڑھادیا جائے گا۔

اٹھارہویں ترمیم کے تحت آثار قدیمہ کے تاریخی مقامات کی منتقلی کی تفصیلات

*10236: جناب محمد حفیظ اختر چودھری: کیا وزیر امور نوجوانان، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اٹھارہویں ترمیم کی منظوری کے بعد محکمہ آثار قدیمہ کی صوبوں کو منتقلی کے بعد صوبہ پنجاب کو کون کون سے آثار قدیمہ کے historical مقامات یا میوزیم منتقل ہوئے ہیں ان کے نام، جگہ اور شہر کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان تاریخی عمارات کی صوبہ کو منتقلی کے بعد حکومت نے ان کی improvement کے لئے کیا پلان تیار کیا ہے؟

(ج) ہڑپہ میوزیم کی بہتری کے لئے کیا منصوبہ بنایا گیا ہے اور حکومت سال 12۔2011 میں اس پر کتنی رقم خرچ کرے گی اور عوام کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کرے گی؟

وزیر اعلیٰ (میاں محمد شہباز شریف):

(الف) اٹھارہویں ترمیم کے بعد 148 تاریخی مقامات حکومت پنجاب کو منتقل ہوئے جن میں تاریخی مقامات اور میوزیم بھی شامل ہیں۔ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ آثار قدیمہ نے ان مقامات کے تحفظ اور بحالی کے لئے جامع منصوبہ بنایا ہے اور اس کام کے لئے حکومت پنجاب سے سالانہ 1.50 کروڑ روپے کی رقم خرچ کرنے کی اجازت مانگی ہے اور یہ رقم پنجاب میں بنائے گئے Punjab heritage fund سے لی جائے گی۔اس رقم کی منظوری وغیرہ اور دوسری تمام تر تفصیلات تیزی سے طے کی جارہی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب محکمہ آثار قدیمہ نے مالی سال 12-2011 کے لئے 15 لاکھ روپے کی رقم رکھی ہے۔اس رقم سے ہڑپہ عجائب گھر میں لائٹ کا نظام، سکیورٹی کا نظام، پینے کا صاف پانی، پارک اور لان کی بہتری، کنٹین، کار پارکنگ اور پبلک ٹائلٹس کو بہتر بنایا جائے گا۔اس کے علاوہ کھنڈرات کو محفوظ کرنے اور دیمک کنٹرول کرنے پر بھی رقم خرچ کی جائے گی۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

مسودہ قانون انسانی اعضاء اور ٹشوز کی پیوند کاری پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر: اب ڈاکٹر اسد اشرف صاحب مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میرے سوالوں کو pending کر دیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں کیونکہ میں نے اب question put کر دیا ہے اور میں یہ برداشت نہیں کرتا۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں

The Punjab Transplantation of Human Organs and Tissues Bill 2012 (Bill No 32 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سروسز بورڈ پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سماجی بہبود و ترقی خواتین و بیت المال کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔ محترمہ شگفتہ شیخ مجلس قائمہ برائے سماجی بہبود، ترقی خواتین و بیت المال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ شگفتہ شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں

The Punjab Social Services Board (Amendment) Bill 2012 (Bill No 26 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سماجی بہبود، ترقی خواتین وبیت المال کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

مسودہ قانون(چوتھی ترمیم)مقامی حکومت پنجاب2012کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیاجانا

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔اب محترمہ سکینہ شاہین خان مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ سکینہ شاہین خان: شکریہ۔جناب سپیکر!میں

"مسودہ قانون(چوتھی ترمیم)مقامی حکومت پنجاب 2012کے بارے مجلس
قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

مسودہ قانون(ترمیم)پنجاب سروسز ٹربیونل مصدرہ2012کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کاایوان میں پیش کیاجانا

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔اب چودھری غلام نبی صاحب مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

چودھری غلام نبی: شکریہ۔جناب سپیکر!میں

The Punjab Services Tribunal (Amendment) Bill 2012
(Bill No 30 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، رپورٹ پیش کر دی گئی۔اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی تحریک کا جواب آگیا ہے؟

ڈی پی ایس بورے والا میں خلاف پالیسی پرنسپل کی تعیناتی

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): شکریہ۔ جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 643/12 منجانب سردار خالد سلیم بھٹی کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ یہ کہ ڈی پی ایس رولز مورخہ 11-04-01 کو لاگو ہوئے مگر سابقاً ڈی سی او/چیئرمین سکول مینجمنٹ کمیٹی وہاڑی نے مذکورہ رولز کے لاگو ہونے سے قبل مورخہ 10-09-16 کو پرنسپل کو تعینات کیا۔۔۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب جواب دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس پر کافی دفعہ بحث ہوئی ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! وہ قانون و پارلیمانی امور کے پارلیمانی سیکرٹری ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں اب بھی کہتی ہوں کہ ابھی بھی وقت ہے کہ وزراء بنا دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ کو تو وزیر نہیں بنائیں گے وہ کسی اور کو ہی بنائیں گے اس سے آپ کو کیا فائدہ ہو گا؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتا ہے جس محکمہ سے متعلق تحریک التوائے کار ہو؟۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔جی، نہیں۔آپ کو اس بات کا پتا نہیں ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: رولز کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: وہ پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون ہیں اور وہ جواب دے سکتے ہیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری جواب نہیں دے سکتے اور اس حوالے سے رولز میں لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ایسا کچھ نہیں لکھا ہوا بلکہ پارلیمانی سیکرٹری جواب دے سکتے ہیں۔منسٹر کا نہیں لکھا ہوا بلکہ any authorized لکھا ہوا ہے۔جی، سندھو صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): شکریہ۔جناب سپیکر! 16-09-10 کو پرنسپل کی ریٹائرمنٹ کی عمر میں دو سال کی رعایت دی۔مزید برآں ترمیمی ڈی پی ایس رولز وضع کردہ سکول مینجمنٹ کمیٹی از مورخہ 12-04-27 میں پرنسپل کی تعلیمی قابلیت ایم اے/ ایم ایس سی بمعہ دس سال تجربہ بعہدہ انتظامی ضروری قرار پائی لیکن جب پرنسپل کو مذکورہ رعایت دی گئی تب رولز میں پرنسپل کے لئے کوئی تعلیمی قابلیت موجود نہ تھی تاہم پرنسپل مذکورہ چونکہ 12-09-15 کو ریٹائر ہو رہی ہیں اس لئے سکول مینجمنٹ کمیٹی وہاڑی نے اپنے اجلاس منعقدہ مورخہ 12-06-11 کو نئے پرنسپل کی تعیناتی کی بابت اخبار اشتہار کی منظوری دے دی ہے اور سابقہ پرنسپل ریٹائر ہو چکی ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! اس پرنسپل کی تاریخ ریٹائرمنٹ 2012-03-27 کو پوری ہو چکی تھی لیکن اس وقت سے لے کر اب تک اسے کس کی اجازت سے رکھا گیا ہے اور کون سے قانون کی اجازت سے relaxation دی گئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، سندھو صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں نے بتایا کہ اس وقت موجودہ رولز نہیں تھے اور اس سے قبل ڈی سی او نے انہیں دو سال کی رعایت دی تھی لیکن موجودہ رولز اس کے بعد بنے ہیں جبکہ اب تو وہ ریٹائرڈ ہو چکی ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! نئی پرنسپل کے بارے میں۔۔۔

جناب سپیکر: بھٹی صاحب! تحریک التوائے کار پر بحث نہیں ہو سکتی چونکہ انہوں نے جواب دے دیا ہے لہذا آپ تشریف رکھیں اور اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے لیکن ان کی طرف سے تحریری طور پر آیا ہے کہ وہ حج پر جا رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کی تحاریک التوائے کار کو pending کیا جائے لہذا شیخ صاحب کی تمام تحاریک التوائے کار pending کی جاتی ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 773 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اسے اگلے ہفتے کے لئے pending کر دیں کیونکہ اس کا ابھی جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اس کا ابھی جواب نہیں آیا تو ٹھیک ہے اسے اگلے ہفتے کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 798 میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا صاحب کی ہے۔ اس کا جواب آ گیا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جی، اس کا جواب آ گیا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! یہ آپ نے میرے پڑھے بغیر ہی pending فرما دی تھی۔

جناب سپیکر: میجر صاحب! یہ پڑھی نہیں گئی ہے؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: نہیں، یہ پڑھی نہیں گئی ہے۔ یہ پڑھے بغیر آپ نے pending کی تھی کہ اس کو اگلے سیشن میں پیش کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، پڑھیں۔

صوبہ کے بجٹ پر بوجھ کم کرنے کے لئے جیلوں میں قیدیوں کی تعداد کم سے کم کرنے کے لئے ٹھوس پالیسی اپنانے کا مطالبہ

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ایک جیل کا ماہانہ خرچہ 10 کروڑ سے لے کر 15 کروڑ روپے کے درمیان ہے۔ ایک نئی جیل بنانے پر تقریباً 50 کروڑ روپے خرچہ آتا ہے۔ یہ صوبہ کے بجٹ پر ایک ایسا

بوجھ ہے جو بہت آسانی سے کم کیا جا سکتا ہے۔اس کے علاوہ تقریباً ہر جیل میں اُس کی capacity سے دُگنی تعداد میں قیدی مقید کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے معاشی بوجھ کے علاوہ اور مسائل جنم لیتے ہیں۔ مثلاً جو قیدی جیل سے سزا بھگت کے آتا ہے کسی نہ کسی متعدی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ایک نوزائیدہ مجرم جیل سے ایک پختہ مجرم بن کے آتا ہے اور ہماری جیلیں ایک عام مجرم کے جرائم گینگ کے ساتھ روابط پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ہمارے ملک کی جیلوں میں انسانی شخصیت کی اصلاح کا پہلو نہ ہونے کے برابر ہے۔اس کے علاوہ قیدیوں کو جیل سے عدالتوں تک لانے لے جانے کے طریق کار پر بھی بہت پیسا خرچ ہوتا ہے۔خاطر خواہ پولیس کی نفری اس کام پر تعینات رہتی ہے اور اس سے بہت سے سماجی اور نفسیاتی مسائل جنم لیتے ہیں۔ان تمام مسائل پر سیر حاصل بحث کی ضرورت ہے تاکہ آنے والے سالوں میں اس مد میں خرچ کم کیا جا سکے اور تمام متعلقہ مسائل کے حل کو تلاش کیا جا سکے اور یہی رقم کسی بہتر مقصد کے لئے استعمال ہو سکے مثلاً تعلیم یا صحت۔ میری دانست میں ان تمام مسائل کا حل جیلوں میں قیدیوں کی تعداد کم کرنے میں ہے اور ایک ایسی پالیسی وضع کرنے کی ضرورت ہے جس کے تحت نئی جیلوں یا بنی ہوئی جیلوں میں expanses نہ کرنے پڑیں۔یہ سب ممکن ہے۔اگر:

1. صوبے میں پنچائت سسٹم رائج کرکے اس کو قانونی حیثیت دی جائے اور تمام چھوٹے جرائم کا فیصلہ اس سسٹم کے ذریعہ ہو۔
2. اگر کوئی آدمی پہلی دفعہ جرم کرے اور وہ زیادہ سنگین نہ ہو تو اس کو deferred punishment دی جائے۔
3. ایک آدمی جیل میں آدھی سزا اچھے طریقے سے گزارے تو اس کو باقی ماندہ وقت کے لئے پیرول پر رہا کر دیا جائے۔
4. جیل کا نام تبدیل کیا جائے اور اصلاحی ادارہ کے طور پر نیا نام دیا جائے۔
5. صوبہ میں چار یا پانچ جیل ہوں جو صرف Hardened Criminals کے لئے ہوں جن کو عدالت ایسا declare کرے۔باقی قیدی اصلاحی ادارہ میں بھیجے جائیں۔
6. قیدیوں پر جیل میں آنے والے اخراجات قیدیوں سے وصول کرنے کا طریق کار وضع کیا جائے۔

میری گزارش ہے کہ اس اہم مسئلے کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے اور اس بحث سے حاصل کردہ تجاویز کی روشنی میں سفارشات مرتب کرکے صوبائی و وفاقی حکومت کو قانون سازی کے لئے بھجوائی جائیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں short statement یہ دینا چاہتا ہوں کہ اس پر بحث کے بعد اس مسئلہ کو جیل خانہ جات کی سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے تاکہ ٹھوس سفارشات مرتب کی جا سکیں۔ اب دیکھئے کہ ملک کس طرح ترقی کرتے ہیں، وہ کن کن چیزوں پر غور کرتے ہیں؟ اب انگلینڈ کے اندر ہمارا ایک کرکٹر تھا جس کو قید ہوئی تھی اس نے نو مہینے قید میں گزارنے تھے۔ ان کی پارلیمنٹ نے اعتراض کیا کہ نو مہینے کا خرچہ ہمارے tax payer کیوں برداشت کریں؟ اس کو اسی وجہ سے deport کر دیا گیا۔ ہمارے ہاں یہ چیز نہیں ہو رہی ہے۔ جیلوں میں اس وقت over crowdness ہونے کی وجہ سے جو غیر قانونی اور غیر اخلاقی activities ہو رہی ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ ان کے مداوے کے لئے کچھ بھی نہیں کیا جا رہا۔ ہماری جو عدالتیں ہیں وہ جیلوں کے ساتھ کیوں connect up نہیں ہو سکیں؟

جناب سپیکر: میجر صاحب! اس پر short statement نہیں ہو سکتی، آپ سمجھدار ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میجر صاحب نے انتہائی اہم۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! لاء منسٹر کی غیر موجودگی میں متعلقہ پارلیمانی سیکرٹری بات کریں وہ تو ٹھیک ہے لیکن منسٹر صاحب کی موجودگی میں تو اُن کو ہی بات کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر: آپ ہدایات جاری نہ کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): یہ تو کہیں نہیں لکھا ہے، یہ بتا دیں۔ مجھے نہیں پتا کہ انہوں نے Law کہاں سے کیا ہے، مجھے آج تک سمجھ نہیں آئی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر جس بات کا جواب دینا ضروری سمجھیں گے تو وہ خود دیں گے۔ آپ تشریف رکھیں اور اس طرح dictation نہ دیا کریں، یہ Chair کا کام ہے آپ کا کام نہیں ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن نے چھ raise points کئے ہیں جو بہت important ہیں۔ میں بھی ان کا point wise ہی جواب دوں گا۔ پہلا point ہے کہ صوبے میں پنچایت سسٹم رائج کر کے اس کو قانونی

حیثیت دی جائے اور تمام چھوٹے جرائم کا فیصلہ اس سسٹم کے ذریعے ہو۔ یہ سوال محکمہ جیل خانہ جات سے متعلقہ نہ ہے۔ دوسرا پوائنٹ یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی پہلی دفعہ جرم کرے اور وہ زیادہ سنگین نہ ہو تو اس کو deferred punishment دی جائے۔ یہ سوال لاء ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ تیسرا پوائنٹ یہ ہے کہ ایک آدمی جیل میں آدھی سزا اچھے طریقے سے گزارے تو اس کو باقی ماندہ وقت کے لئے Parole پر رہا کر دیا جائے۔ محکمہ اسیران قیدیان Punjab Good Conduct Prison Probational Release Act 1926 کے متعلقہ موجودہ rules کے تحت آدھی سزا سے بھی کم سزا جیل میں گزارنے والے اچھے نیک چال چلن کے حامل قیدیوں کو پہلے ہی Parole پر رہا کیا جا رہا ہے تاکہ جیلوں کا بوجھ کم ہو سکے۔ کسی قیدی کو Parole پر رہائی کے اہل ہونے کے لئے جتنا عرصہ سزا جیل میں گزارنی پڑتی ہے اس کی تفصیل بھی میں میجر صاحب کو فراہم کر دیتا ہوں۔ پچھلے تین سالوں کے دوران Parole پر رہا کئے گئے قیدیوں کی تعداد بھی میرے پاس ہے وہ بھی میں ان کو provide کر دیتا ہوں۔ میجر صاحب نے جو چوتھا پوائنٹ فرمایا کہ جیل کا نام تبدیل کیا جائے اور اصلاحی ادارہ کے طور پر نیا نام دیا جائے۔ صرف جیل کا نام تبدیل کرنے سے اسیران کی اصلاح کا مسئلہ حل نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے لئے ایک منظم اور مربوط اصلاح اسیران کا پروگرام بنایا جائے اور عملدرآمد کیا جائے۔ اس سلسلہ میں محکمہ جیل خانہ جات نے اسیران کی مذہبی، رسمی اور پیشہ وارانہ تعلیم و تربیت کے پروگرام ترتیب دیئے ہیں اور ان پر عملدرآمد کر کے اسیران کی اصلاح کی جا رہی ہے۔ پانچواں پوائنٹ ہے کہ صوبہ میں چار یا پانچ جیلیں ہوں جو صرف hardened criminals کے لئے ہوں جن کو عدالت ایسا declare کرے۔ باقی قیدی اصلاحی ادارہ میں بھیجے جائیں۔ Hardened criminals کے لئے پہلے ہی High Security Barracks لاہور، ملتان، راولپنڈی اور فیصل آباد کی سنٹرل جیلوں میں بنائی گئی ہیں۔ دو نئی ہائی سکیورٹی جیل ساہیوال اور میانوالی میں زیر تعمیر ہیں جن کی گنجائش فی جیل ایک ہزار تک ہے۔ میجر صاحب نے آخری پوائنٹ یہ raise کیا تھا کہ جیل میں آنے والے اخراجات قیدیوں سے وصول کرنے کا طریق کار وضع کیا جائے۔ قیدیوں کو مہیا کی جانے والی خوراک اور دیگر اخراجات کی ادائیگی کے لئے باقاعدہ قانون وضع کرنے کی تجویز پر غور کیا جائے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: تمام باتوں کا جواب آ چکا ہے لہذا اس کو۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ This is not good

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میں نے کسی محکمے سے جواب مانگا ہی نہیں ہے جو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اس سے متعلق نہیں ہے۔ میری جو تحریک التوائے کار ہے اس کا مکمل جواب آنا چاہئے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: پھر آپ اس کو پرائیویٹ ممبرز ڈے میں لے کر آئیں۔ اس کو تحریک التوائے کار کے ذریعے سے نہ لائیں بلکہ آپ کوئی Resolution لائیں۔

This is out of order. Not pressed.

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اس کی مخالفت کرتی ہوں کہ پنچائتی نظام ہو کیونکہ پچھلے دنوں پنچائت نے ایک شخص کو جلا دینے کا حکم دیا اور اس کو جلا دیا گیا۔

جناب سپیکر: وہ میں نے disposed of کر دیا ہے اب چھوڑ دیں۔

محترمہ ساجدہ میر: پھر تھانے ختم کر دیں۔۔

جناب سپیکر: میں نے کر دیا ہے جو کچھ کرنا تھا، جب یہ بعد میں لائیں گے تو پھر دیکھیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 801/12 رائے محمد اسلم خان صاحب کی ہے۔ رائے صاحب! آپ نے یہ پہلے پڑھ لی ہے یا ابھی پڑھنی ہے؟

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! اس کو پڑھا ہوا تصور کریں۔

جناب سپیکر: یہ پہلے پڑھی جا چکی ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

سب ڈویژن مانگٹانوالہ کے راجباہ سید والا اور راجباہ علی جج سے بااثر افراد کا پانی چوری کرنا

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! رائے محمد اسلم خان نے جو تحریک التوائے کار نمبر 801/12 دائر کی ہے اس کے جواب میں عرض ہے کہ مورخہ 16-جولائی 2012 کی خبر بے بنیاد ہے۔ محکمہ انہار سب ڈویژن مانگٹانوالا، ڈویژن شیخوپورہ یو سی کے

اہلکاران راجباہ سید والا اور راجباہ علی نج پرcut کروانے یا ناجائز پمپ لگا کر پانی چوری میں ہرگز ملوث نہ ہیں۔ پانی چوری کروانے والے زمینداران کے خلاف کارروائی تاوان بذریعہ پولیس عمل میں لائی جارہی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی،not pressed اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ اب آپ اس پر کوئی comments نہیں دے سکیں گے۔ I am sorry for that

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Rules کے تحت یہ ہے کہ اس پر بحث کرنے کے لئے ٹائم رکھا جائے۔

جناب سپیکر: جس پر میں ضروری سمجھوں گا اس کے لئے ٹائم کی اجازت دوں گا۔ یہ admit نہیں ہوئی اگر یہ admit ہوتی تو پھر ہم اس پر ضرور ٹائم دیتے۔ محترمہ خدیجہ عمر!

رائے محمد اسلم خان: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بے شک آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بولیں لیکن میں بعد میں ٹائم دوں گا۔ مجھے پہلے ان کی بات سننے دیں۔ محترمہ خدیجہ عمر آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 808/12 ہے۔

تعلیمی بورڈ لاہور کی جانب سے نویں کلاس کی رجسٹریشن نہ کرنے سے ہزاروں طلباء و طالبات کا مستقبل تباہ ہونے کا خدشہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخبار "ایکسپریس" کی خبر کے مطابق بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کی جانب سے نویں کلاس کے بچوں کی رجسٹریشن نہ ہونے کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں بچے داخلہ سے محروم (والدین پریشان) تفصیل یہ ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن لاہور کی جانب سے ہزاروں بچوں کی نویں کلاس کی رجسٹریشن نہیں کی جارہی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ تیرہ سال سے کم عمر بچوں کی رجسٹریشن کمپیوٹر قبول نہیں کر رہا ہے جبکہ اس وجہ سے بچوں کے والدین بورڈ کے چکر

لگا لگا کر تھک چکے ہیں لیکن بورڈ انتظامیہ بات سننے کو تیار ہے اور نہ ہی کوئی alternative حل بتا رہے ہیں۔ ہزاروں بچے اور ان کے والدین مذکورہ مسئلہ کے باعث بے حد پریشان ہیں کیونکہ اس طرح ہزاروں بچوں کا ایک سال ضائع ہونے کا شدید اندیشہ ہے۔ بچوں کے والدین نے اعلیٰ حکام سے پُرزور اپیل کی ہے کہ ان کے بچوں کا مستقبل تباہ ہونے سے بچائیں۔ مذکورہ بالا صورتحال کے پیش نظر صوبائی دارالحکومت کے لوگوں میں حکومت کے خلاف شدید غم و غصہ پایا جا رہا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! انہوں نے یہ تحریک آج ہی پڑھی ہے لہذا اس کو next week تک pending فرما دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری یہ درخواست ہے کہ دو سیشن گزر گئے ہیں لیکن میری یہ تحریک سیشن ختم ہو جانے کی وجہ سے آ نہیں پا رہی تھی لیکن ابھی بھی اس کو pending کیا جا رہا ہے۔ issue یہ ہے کہ بچوں کا سال ضائع ہو جائے گا کیونکہ اگر اس کے بعد اس کا جواب آئے گا تو اس کا فائدہ کیا؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! next week کی بجائے یہ نزدیک نہیں ہو سکتی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جس طرح آپ فرما دیں ہم اس طرح کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں! پھر اس تحریک التوائے کار کو Monday تک pending کر لیتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: اس کے بعد شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 815 ہے اس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 833 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار بھی next week کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 837 محترمہ نگہت ناصر شیخ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! یہ پڑھی جا چکی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: آپ کو اس کی کوئی اطلاع آئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! نہیں۔
جناب سپیکر: نہیں تو پھر یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار چودھری علی اصغر منڈا صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ ان کی کوئی اطلاع آئی ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! نہیں۔
جناب سپیکر: نہیں تو پھر یہ تحریک بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 843 محترمہ آمنہ الفت اور محترمہ خدیجہ عمر کی طرف سے ہے۔

سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ (فزیکل ایجوکیشن) خواتین و مرد کی پروفارما پروموشن کا مطالبہ

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن کے پچاس کے قریب خواتین و مرد سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ (فزیکل ایجوکیشن) کی پروفارما پروموشن کا کیس پچھلے ایک سال سے زیر التواء ہے۔ ان کو کبھی کہا جاتا ہے کہ آپ کا کام سیکرٹریٹ سے ہوگا اور کبھی کہا جاتا ہے کہ ڈی پی آئی آفس سے ہوگا۔ اب سارے کام مکمل ہو جانے کے بعد یوسف مسیح گل، ڈائریکٹر ورکنگ پیپرز پر دستخط کر کے کیس کو آگے بھجوانے کے لئے تیار نہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ جونیئر سبجیکٹ سپیشلسٹ کو اپنی سالانہ رپورٹیں جمع کرانے کے لئے کہا گیا ہے تاکہ ان کی ڈی پی سی ہو سکے۔ اس طرح ایک مرتبہ پھر ان پچاس کے قریب سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ (فزیکل ایجوکیشن) کو ان کے جائز حق سے محروم رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ موجودہ حکومت کا دعویٰ ہے کہ میرٹ اور حق کی بنیاد پر تمام ملازمین کو ترقی دی جائے گی لیکن یہ مظلوم لوگ اپنی بھرتی سے لے کر آج تک اپنی دادرسی کے لئے دھکے کھا رہے ہیں۔ ان لوگوں کی پروفارما پروموشن اگر جلد از جلد نہ ہوگی تو ایک مرتبہ پھر ان کے جونیئر ان سے آگے نکل جائیں گے اور انہیں دوبارہ کورٹس سے اپنے حقوق کے لئے رجوع کرنا پڑے گا۔ حق داروں کو ان کا حق نہ ملنے پر اساتذہ کمیونٹی میں انتہائی غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! یہ بہت اہم معاملہ ہے کیونکہ آپ کو پتا ہے کہ اساتذہ معاشرے کے بہت ہی معزز لوگ ہیں۔ اگر ان کو اس طریقے سے ان کا حق نہیں ملے گا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ نے تحریک پڑھ دی ہے۔ ہم ادھر سے اس کا جواب سنتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جواب آگیا ہے یا اس کو pending کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! جواب نہیں آیا۔ اس تحریک کو next Tuesday تک pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: چلیں! یہ تحریک next week تک pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 847 محترمہ ثمینہ خاور حیات کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 862 محترمہ نگہت ناصر شیخ کی ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 864 چودھری عامر سلطان چیمہ اور محترمہ سیمل کامران صاحبہ کی طرف سے ہے۔

سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کی باؤنڈری (سکیورٹی) وال کی تعمیر میں عملہ کی ملی بھگت سے ناقص مٹیریل کا استعمال

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ ایک اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کردی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 10۔اگست 2012 کی خبر کے مطابق سنٹرل جیل کوٹ لکھپت میں ہائی سکیورٹی جیل کی حفاظتی باؤنڈری وال کی تعمیر میں ناقص مٹیریل کا انکشاف۔ 3 کروڑ روپے کے اس پراجیکٹ سے سپرنٹنڈنٹ محسن رفیق نے 18 لاکھ روپے کی دہاڑی لگائی۔ متعلقہ ایکسئین نے بھی بہتی گنگا سے ہاتھ دھولئے۔ سنٹرل جیل کوٹ لکھپت کی حدود میں لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم۔ ذرائع کے مطابق آئی جی پنجاب جیل خانہ جات میاں فاروق نذیر کی ذاتی کوششوں سے ہائی سکیورٹی جیل کوٹ لکھپت میں چاروں طرف باؤنڈری وال بنانے کے لئے فنڈز منگوائے اور یہ فنڈز بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے پاس چلے گئے۔ ایکسئین تھری بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ ظفر اقبال نے اپنے چہیتے ٹھیکیداروں کو پورے ریٹ پر ٹھیکہ دیا اور اس کے عوض 7 فیصد کمیشن بھی وصول کی سنٹرل جیل کوٹ لکھپت میں سپرنٹنڈنٹ محسن رفیق اس کام کی سپرویژن کر سکتا ہے مگر ٹھیکیدار نے سب سے پہلے سپرنٹنڈنٹ محسن رفیق کو قابو کر کے

کام شروع کر دیا۔ ناقص مٹیریل کا استعمال سر عام کیا جا رہا ہے۔ ابھی 10 فیصد ترقیاتی کام مکمل ہوا ہے۔ دوسری طرف سپرنٹنڈنٹ جیل محسن رفیق نے خبریں کو بتایا کہ 18 لاکھ روپے وصول کرنے میں کوئی صداقت نہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے پاس اس کا جواب ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس ضمن میں تحریر بخدمت ہے کہ مورخہ 10-اگست 2012 کو خبریں اخبار میں شائع شدہ خبر جھوٹی من گھڑت اور حقائق کے برعکس ہے جو صرف اور صرف جیل انتظامیہ کو بالخصوص سپرنٹنڈنٹ جیل کو بدنام کرنے کے لئے شائع کی گئی ہے جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ محکمہ جیل تعمیر میں صرف نگرانی کرتا ہے جبکہ تعمیرات کے تمام مراحل محکمہ تعمیرات کرتا ہے۔ جیل ہذا کی سکیورٹی وال کی supervisory کا تعلق ہے تو سپرنٹنڈنٹ کی ہدایت کے مطابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ڈویلپمنٹ روزانہ کی بنیاد پر جاری شدہ کام کو چیک کر کے تحریری طور پر رپورٹ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ جیل ہفتہ میں دو مرتبہ اور سپرنٹنڈنٹ جیل ہفتہ میں ایک مرتبہ تعمیراتی کام کا جائزہ ضرور لیتے ہیں اس کے علاوہ تعمیراتی کام کی نگرانی کے لئے ایک ملازم کی مستقل ڈیوٹی بھی لگائی گئی ہے۔ جہاں تک ناقص مٹیریل استعمال کرنے کا سوال ہے تو متعلقہ سپرنٹنڈنٹ جیل نے اینٹوں اور سیمنٹ کے کچھ نمونے اپنی نگرانی میں سیل کر کے مورخہ 9-اگست 2012 کو متعلقہ محکمہ کو برائے نمونہ بھجوائے جن کی رپورٹ کی کاپی لف ہے اور نمونہ جات بمطابق تصحیحات پائے گئے ہیں جبکہ روزنامہ "خبریں" میں خبر مورخہ 10-اگست 2012 کو شائع ہوئی تھی لہذا درج بالا صورتحال سے یہ بات واضح ہے کہ عنوان بالا خبر من گھڑت بغیر تحقیق جھوٹی اور حقائق کے برعکس ہے جو کہ اخباری رپورٹر نے صرف اور صرف سپرنٹنڈنٹ جیل سے ذاتی رنجش اور جیل میں انتظامیہ کو بدنام کرنے کے لئے شائع کرائی ہے۔ سپرنٹنڈنٹ جیل کے مطابق مذکورہ رپورٹر کا مطالبہ ہے کہ قیدی سزائے موت عثمان کو قصوری سیل سے آزاد کیا جائے جو کہ موبائل فون برآمد ہونے کی وجہ سے جیل قوانین کے تحت 45 ایام کے لئے علیحدہ بند تھا۔ شکریہ

جناب سپیکر: آپ کیا چاہتے ہیں، اس کا کیا کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو فارغ کریں یہ ساری جھوٹی اور من گھڑت ہے۔ یہ concocted ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے اپنی short statement دینا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اس میں short statement نہیں ہوتی اور اس پر مزید کوئی بات نہیں ہوگی۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہ تحریک التوائے کار 10۔اگست کو جمع کرائی گئی تھی اگر یہ fake تھی تو اس کی rebuttal کیوں نہیں کرائی گئی۔

جناب سپیکر: اس میں غیر متعلقہ اشخاص کا ذکر کیا گیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں اس جواب سے satisfied نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: اگر آپ satisfied نہیں ہیں تو دوبارہ دے دیں یا آپ کوئی اور کام کر لیں۔ This is out of order now. اب جناب محمد حفیظ اختر چودھری صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 878/12 ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک disposed of ہوئی۔

(اذانِ ظہر)

جناب سپیکر: جی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 988 چودھری ظہیر الدین صاحب اور جناب عامر سلطان چیمہ کی طرف سے ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں۔۔۔ لہذا یہ تحریک disposed of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 994 محترمہ ثمینہ خاور حیات کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اسے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے pending نہیں ہوتی۔

DR. SAMIA AMJAD: Mr. Speaker! I am requesting on her behalf.

جناب سپیکر: .There is not request from her اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اس سے اگلی تحریک التوائے کار نمبر 995 بھی محترمہ ثمینہ خاور حیات کی طرف سے ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں۔ لہذا یہ تحریک disposed of ہوئی، اب محترمہ نگہت ناصر شیخ کی تحریک التوائے کار نمبر 996 ہے ۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک disposed of ہوئی، اس سے اگلی تحریک التوائے کار بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا یہ تحریک disposed of ہوئی۔ شاہجہان احمد بھٹی صاحب بھی موجود نہیں ہیں، لہذا یہ تحریک disposed of ہوئی، اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1026 شیخ علاؤالدین صاحب کی طرف سے ہے۔ اس

کو pending کیا جاتا ہے۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ بھی موجود نہیں ہیں۔۔اس کو بھی disposed of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری علی اصغر منڈا صاحب کی طرف سے ہے۔ موجود ہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وہ کہہ رہے تھے کہ pending کر دیں۔

جناب سپیکر: مجھے نہیں بتایا گیا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے بتایا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ان کی جگہ پر نہیں کہہ سکتے۔ اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں ، پہلے میں نے حاجی صاحب کو پوائنٹ آف آرڈر دینا ہے ۔ وہ جو پیچھے بیٹھے ہیں میں نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ کو پہلے بات کرنے دیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میرا point of personal explanation یہ ہے کہ آج سے دو تین سال پہلے جب میں محترمہ بے نظیر بھٹو (شہید) کی قبر پر جا رہی تھی تو میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا میرا ڈرائیور اسی وقت موقع پر فوت ہو گیا اور میرا گن مین بھی فوت ہو گیا۔ وزیر اعظم نے جہاز بھیج کر مجھے سندھ سے بلوایا اور مجھے PIMS بھیجا گیا لیکن اس کے باوجود آپ کے سٹاف میں سے کسی نے ٹی وی والوں کو یہ خبر دی ہے کہ فوزیہ بہرام اجلاس attend نہیں کرتیں۔ حالانکہ اس واقعہ کے دوران جب میں بیماری کی حالت میں بھی تھی تو ڈاکٹر سے چھٹی لے کر اجلاس attend کرنے کے لئے آتی رہی لیکن یہ بہت زیادتی ہے اور یہ جس نے بھی کیا ہے میرے ساتھ بہت زیادتی کی ہے، بہت سے اور لوگوں کا نام بھی ہے اور میرا نام جلّی حروف میں لکھا ہوا ہے۔ میں اجلاس attend کرتی رہی ہوں اور اسمبلی کے پاس اس کا proof بھی ہے۔ اسمبلی نے مجھے بل بھی آرڈر کئے ہوئے ہیں۔ اس کے باوجود یہ بات چل رہی ہے جو کہ میری بدنامی کا باعث ہے اور میرے جو لیڈران ہیں وہ مجھ سے سخت ناراض ہیں کہ میں نے اس طرح سے کیوں کیا ہے۔ براہ مہربانی ان کو منع کریں جو اس طرح کے کام کرتے ہیں یہ غلط کرتے ہیں۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون (ترمیم) موشن پکچرز پنجاب مصدرہ 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر: جی، میں ضرور اس کا نوٹس لوں گا۔ سیکرٹری صاحب! آپ اس کو نوٹ کریں اور پھر مجھ سے اس بارے میں بات کریں۔ اب محترمہ فرح دیبا مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ فرح دیبا: جناب سپیکر! میں

"The Punjab Motion Pictures (Amendment) Bill 2012, (Bill No. 29 of 2012)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کلچرل اینڈ یوتھ افیئرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔ اب میں میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا صاحب سے مجلس قائمہ برائے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر ا کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ پیش کریں۔ یہ آپ اتنی توسیع کیوں لیتے جا رہے ہیں، آپ کام کیوں نہیں مکمل کرتے ہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! محکموں کی طرف سے دیر ہوئی ہے جب تک وہ پیش نہیں کرتے ہمیں میعاد میں توسیع لینی پڑتی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں! جو آپ کہیں گے ہم وہی کریں گے۔ رپورٹ پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2006,2007,2008 و 2009 اور آڈٹ رپورٹ DRAPP برائے سال 09-2008 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2006,2007,2008 اور 2009 اور آڈٹ رپورٹ DRAPP برائے سال 09-2008 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔ I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 12-09-15 سے مورخہ 13-04-08 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2006,2007,2008 اور 2009 اور آڈٹ رپورٹ DRAPP برائے سال 09-2008 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔ I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 12-09-15 سے مورخہ 13-04-08 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2006,2007,2008 اور 2009 اور آڈٹ رپورٹ DRAPP برائے سال 09-2008 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔ I کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 12-09-15 سے مورخہ 13-04-08 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سید حسن مرتضیٰ:پوائنٹ آف آرڈر۔

راناتنویراحمد ناصر:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:پہلے ادھر سے پوائنٹ آف آرڈر آ رہا ہے۔آپ ذرا تشریف رکھیں۔جی، حسن مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ:شکریہ۔جناب سپیکر میں یہ عرض کرناچاہتاہوں۔۔۔

جناب سپیکر:اب قرار دادوں کاوقت شروع ہو گیاہے لیکن آپ دیکھ لیں آپ کی مرضی ہے،آپ کاٹائم ہے۔

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!میں وزارت حج کو مبارکباد دیناچاہتاہوں کہ اس دفعہ حج آپریشن بڑی کامیابی سے اور بڑے شفاف طریقے سے ہوا ہے۔میں حجاج کرام کو مبارکباد دیتا ہوں خصوصاً حاجی شوکت محمود بسراء صاحب،رائے محمد اسلم کھرل صاحب اور منور غوث صاحب کہ وہ خیریت سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں حج مبارک فرمائے اور تمام حجاج کرام کو میری طرف سے مبارکباد ہو۔

جناب سپیکر:آپ نے اتنی لمبی چوڑی بات کی ہے یہ خبر اخبار میں ہی دے دیتے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ):پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،چودھری شوکت محمود بسراء!

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں ایک بہت اہم بات کی طرف اس ایوان کی توجہ دلاناچاہتاہوں۔ہمارے قائد حزب اقتدار وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف صاحب آج یہاں پر تشریف فرمانہیں ہیں۔سپریم کورٹ آف پاکستان نے ایک بہت اہم کیس کا فیصلہ کیا ہے۔اصغر خان کیس کافیصلہ جوپندرہ بیس سال سے pending تھا۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون وپارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:لاءمنسٹر کدھر ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر!میں عرض کرناچاہتاہوں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں کوئی ایسی controversial بات نہیں کرنے والا۔ میری بات مکمل ہونے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔ ان کی بات سُنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس پر راجہ ریاض صاحب نے کل بات کی تھی اور یہ طے ہوا تھا کہ بدھ کے روز اس پر بات کی جائے گی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): وہ راجہ صاحب نے کی تھی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): وہ آپ ہی کے لیڈر ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری عرض تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ جج کرکے آئے ہیں ذرا ان کی بات سُن لیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ کا ابھی جو interim order آیا ہے اس کے حوالے سے اور جن مختلف جنرلز نے پیسے تقسیم کئے، رقومات تقسیم کیں اس کی ساری details تو judgement میں آ گئی ہے لیکن ابھی تفصیلی فیصلہ آنا باقی ہے کیونکہ اس میں میاں محمد نواز شریف صاحب اور میاں محمد شہباز شریف صاحب کا بھی واضح طور پر نام ہے تو ہماری گزارش یہ ہو گی کہ قائد حزب اقتدار اس ایوان میں تشریف لائیں کیونکہ وہ اس ایوان کا حصہ ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات پہنچ جائے گی۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): وہ یہاں آ کر وضاحت پیش کریں اگر انہوں نے یہ کام کیا ہے تو پھر میرے خیال میں کوئی آئینی اور قانونی بات باقی نہیں رہ گئی کہ وہ اس ایوان کے ممبر نہیں ہیں اور اصغر خان کیس نے ویسے بھی شریفوں کی شرافت کا بھانڈہ پھوڑ دیا ہے اور قوم کو پتا چل گیا ہے کہ میاں برادران کے امیر ہونے کا فارمولا کیا ہے۔ اب میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اصغر خان کیس کے حوالے سے اور۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ سپریم کورٹ کے آرڈر کی غلط interpretation کر رہے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی میری بات تو مکمل ہونے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): نہ تو ان کے پاس کوئی آرڈر ہے، interim order اور اس میں کسی جگہ پر بھی میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف صاحب کا نام نہیں ہے بلکہ اس میں ابھی detailed order آنا ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): اگر میاں محمد نواز شریف صاحب نے پیسے نہیں لئے تو وہ حلف پر یہ بات کہہ دیں یا قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر یہ بات کہہ دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): چونکہ بسراء صاحب نے بھی Law کیا ہوا ہے، ایک مجرم کا جو بیان ہے وہ کسی کے خلاف استعمال نہیں ہو سکتا۔ یہ چھوٹی سی بات ہے۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: .This is no point of order آپ تشریف رکھیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میری گزارش تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، شوکت بسراء صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اصل میں یہ سوئس بنکوں سے اپنی توجہ ہٹانا چاہتے ہیں۔ اس طرح سے تو کام نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر: آپ کی فوٹو آ گئی ہے انہوں نے تصویر لے لی ہے۔ آپ مہربانی کریں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ یہ فرمادیں کہ قائد حزب اقتدار اس معزز ایوان میں اپنا جواب دینے آ جائیں گے۔

جناب سپیکر: جب ان کا جی چاہے وہ آ سکتے ہیں۔ یقیناً وہ آئیں گے اور آپ کو بتائیں گے لیکن یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ کس دن آئیں گے۔ یہ ان کی صوابدید ہے ان کو پابند نہیں کیا جا سکتا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! کیا ان کے پاس کوئی آرڈر ہے؟ یہ زبانی باتیں کر رہے ہیں۔ ان سے کہیں کہ یہ آرڈر دکھا دیں کون سے آرڈر کے تحت بات کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب سپیکر:اب مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلے ہم مورخہ 28۔اگست 2012 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ نگہت ناصر شیخ کی ہے ۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔اب اگلی زیر التواء رکھی گئی قرارداد لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو):جناب سپیکر !یہ غلط بات کر رہے ہیں۔ حج نے ان پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔

جناب سپیکر:میں تو سمجھتا تھا کہ حج کر کے آئے ہیں کوئی اچھے کام کر کے آئے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ:یہ مزید پالش ہو کر آئے ہیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!میں سعودی عرب سے آیا ہوں اور مسجد نبوی ﷺ کے سامنے سے ہو کر آیا ہوں۔

جناب سپیکر:جی،اب دوسری زیر التواء قرارداد لیتے ہیں جو محترمہ ثمینہ خاور حیات کی ہے۔وہ بھی موجود نہیں ہیں اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت:جناب سپیکر !اس کو dispose of نہ کریں۔ میں محترمہ ثمینہ خاور حیات کی طرف سے قرارداد پڑھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر:آپ کیسے پڑھ سکتی ہیں،آپ کے پاس کیا authorization ہے ؟

محترمہ آمنہ الفت:جناب سپیکر !مفاد عامہ سے متعلق قرارداد ہے آپ مجھے پڑھنے کی اجازت دے دیں۔ میرے پاس ان کا لیٹر ہے۔

جناب سپیکر:جی،ٹھیک ہے give it to me۔اب آپ اس کو پڑھ دیں۔

محترمہ آمنہ الفت:شکریہ۔جناب سپیکر!۔۔۔

چودھری شوکت محمود بسراء(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!جدہ میں بھی ان کی پراپرٹی ہے،فرانس میں بھی ان کی پراپرٹی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! ان کے سوئس بنک میں اکاؤنٹ ہیں۔ انہوں نے یہ پیسے حاجیوں سے لوٹ کر کھائے ہیں، یہ ریلوے کو لوٹ کر کھا گئے ہیں، یہ عوام کو لوٹ کر کھا رہے ہیں ان سے کہیں کہ قوم کے پیسے واپس کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): میری اطلاع کے مطابق جو بندہ حج کرنے جاتا ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر آتا ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں آپ دونوں کی باتیں نہیں سن رہا ہوں۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد): پاکستان کو توڑنے والے یہی لوگ ہیں۔ انہوں نے پاکستان کی عوام کا جینا دوبھر کیا ہوا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب خلیل طاہر سندھو): لگتا ہے یہ شیطان کو کنکریاں مار کر نہیں، شیطان سے کنکریاں کھا کر آئے ہیں۔(شور وغل)

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ایوان کو in order کروائیں۔

جناب سپیکر: حاجی صاحب!

MR SPEAKER: Order please, order please, order in the House.

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! یہ حکومتی نمائندے زیادہ شور مچا رہے ہیں۔ ان سے کہیں کہ بیٹھ جائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت(رانا محمد ارشد): یہ حاجیوں کو لوٹنے والے لوگ ہیں۔ یہ علی بابا چالیس چوروں کا ٹولہ ہیں۔

جناب سپیکر: حج کر کے آئے ہیں جھوٹی بات نہ کریں۔ سُنی سنائی باتوں پر عمل نہ کریں، evidence لاؤ۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ان کا مائیک بند کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اگر ان کو خاموش کرادیں گے تو میں بات کرنے کے لائق ہو جاؤں گی۔ آپ ان کو یقین دلادیں کہ وزیراعلیٰ آکر ان کو جواب دے دیں گے۔(شور وغل)

محترمہ ساجدہ میر: بسراء صاحب! ایک بات طے ہو گئی ہے آپ بیٹھ جائیں۔(شور وغل)

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ Order please, order in the House.

صوبہ بھر میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر جعلی پیروں، عاملوں اور ڈاکٹروں کے اشتہارات پر پابندی کا مطالبہ

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرنا چاہتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر جعلی پیروں، عاملوں اور جعلی ڈاکٹروں کے اشتہارات پر پابندی عائد کر دی جائے۔"

(شور و غل)

جناب سپیکر: وہ قرارداد پڑھ رہی ہیں، ان کو قرارداد پڑھنے دیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! ان کو تو چپ کرا لیں۔

جناب سپیکر: یہ اتنی اچھی بات کر رہی ہے آپ ان کو سُن ہی نہیں رہے۔ قرارداد پیش کرنے دیں اس کے بعد بات کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: میری قرارداد ہونے دیں اس کے بعد لڑ لیں۔

چودھری شوکت محمود بسراء (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ وزیر اعلیٰ کو پابند کریں کہ ایوان میں آکر اس بات کا جواب دیں۔

جناب سپیکر: میں ان کو پابند کر سکتا ہوں نہ آپ کو پابند کر سکتا ہوں۔ یہ ایوان ہے آپ اس میں آ سکتے ہیں، وہ بھی اس میں اسی طرح آ سکتے ہیں جس طرح آپ آتے ہیں۔ میں ان کو پابند نہیں کر سکتا۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب سپیکر! حکومت نے اجلاس بلایا ہے لیکن بہت تھوڑے ممبر آئے ہیں، آپ اپنے بندے پورے نہیں کر سکتے۔ میں کورم point out کرتی ہوں۔ (شور و غل)

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ان کی بات سُنیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اپوزیشن کا تو حق ہے کہ وہ شور مچائے لیکن مجھے نہیں سمجھ آ رہی کہ یہ میرے بھائی حکومتی بنچوں پر کھڑے ہو کر کیوں شور مچا رہے ہیں؟ انہوں نے کورم point out کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا نہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

افسوس ہی کر سکتے ہیں۔کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس مورخہ 7۔نومبر 2012 بروز بدھ صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔